پاکستان میں سیلاب:
انسانی ہمدردی کے کردار پر دوبارہ غور

United Kingdom Humanitarian Innovation Hub

SDPI Sustainable Development Policy Institute — 30 Years Since 1992

Humanitarian Outcomes

پاکستان میں سیلاب:
انسانی ہمدردی کے کردار پر دوبارہ غور

نومبر ۲۰۲۲

پاکستان میں سیلاب کے بارے میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ہونے والی یہ رپورٹ ہیومینٹیرین ریپڈ ریسپانس انیشی ایٹو (HRRI) کے تحت ہیومینٹیرین آؤٹ کمز کی طرف سے کیے جانے والے تیز رفتار جائزوں کے سلسلے میں دوسری رپورٹ ہے، اور اسے یو کے ہیومینٹیرین انوویشن حب اور برطانیہ کی بیرون ملک سے امداد ، دولت مشترکہ اور ترقی دفتر کے کمیشن تعاون سے منعقد کیا گیا ۔ یہ تحقیق ستمبر/اکتوبر ۲۰۲۲ میں ہوئی، اور اکتوبر ۲۰۲۲ تک کے اعداد و شمار حالیہ ہیں۔ اس جائزے میں پاکستانی اور بین الاقوامی امدادی اداروں، حکومتی حکام، اور بین الاقوامی عطیہ دہندگان کے ۸۶ معلومات دہندگان کے انٹرویوز شامل ہیں (فہرست میں شامل کیا گیا ہے)، نیز انسانیامداد اورعملیاتی اعداد و شمار ۔ اکتوبر میں،ہیومینٹیرین آؤٹ کمز Humanitarian Outcomes نے جیو پول کو سندھ، بلوچستان، خیبرپختونخوا اور پنجاب کے صوبوں میں ۲,۰۰۰ لوگوں کے ٹیلی فون سروے نفاذ کے لیے مامور کیا تاکہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی آراء حاصل کی جاسکیں ۔ ہیومینٹیرین آؤٹ کمز Humanitarian Outcomes نے اس کے انسانی فلاح و بہبود کی تنظیموں کے ڈیٹا بیس(GDHO) کی تجدید کی ہے تاکہ پاکستان میں موجودہ ردعمل کی عکاسی کی جا سکے۔س

جائزہ ٹیم میں ہیومینٹیرین آؤٹ کمز Humanitarian Outcomes، اسلام آباد میں سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ (SDPI) کے محققین اور آزاد ماہرین شامل تھے ۔ انفرادی مصنفین/محققین پال ہاروے، ایبی اسٹوڈرڈ، لیوس سیڈا، نائجل ٹمنز، شفقت منیر احمد، میریہ جو بریکٹرج، اور شعیب جیلانی ہیں۔ معاونین اور یو کے میں ہیومینٹیرین انوویشن حب کی ٹیم نے
تحقیقی سمت، معیار کی یقین دہانی، اور انتظامی معاونت فراہم کی ۔

رپورٹ جمع شدہ شواہد کی بنیاد پر مصنفین کی آراء کی نمائندگی کرتی ہے۔ مزید معلومات کے لیے، براہ کرم info@humanitarianoutcomes.org یا info@ukhih.org پر رابطہ کریں۔ یہ کام CC BY-NC-ND 4.0 کے تحت لائسنس یافتہ ہے۔

مخففات

ایشیائی ترقیاتی بینک ADB	ایشیائی ترقیاتی بینک ADB
BISP	بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام
DDMA	ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی
EU	یورپی یونین
FTS	فنانشل ٹریکنگ سروس
IFI	بین الاقوامی مالیاتی ادارہ
IMF	بین الاقوامی مالیاتی فنڈ
IOM	عالمی تنظیم برائے ہجرت
IRC	بین الاقوامی ریسکیو کمیٹی
MoPDSI	وزارت برائے منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات
NDMA	نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی
NFRCC	نیشنل فلڈ ریسپانس کوآرڈینیشن سینٹر
NOC	نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ
OCHA	اقوام متحدہ کا رابطہ دفتر برائے انسانی امور
PDMA	صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی
SDPI	سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ
UNDP	اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام
WASH	پانی، صفائی، اور حفظان صحت
WHO	عالمی ادارہ صحت

Humanitarian Outcomes
www.humanitarianoutcomes.org
www.aidworkersecurity.org

SDPI
/https://sdpi.org

United Kingdom Humanitarian Innovation Hub
info@ukhih.org

خلاصہ

جون ۲۰۲۲ سے پاکستان میں سیلاب کا پیمانہ بہت زیادہ ہے، جس کے اثرات سابقہ آفات جیسے ۲۰۱۰ کے سیلاب سے زیادہ ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ۳۳ ملین لوگ متاثر ہوئے ہیں، جن میں سے ۷٫۹ ملین بے گھر ہوئے ہیں، اور مجموعی طور پر ۳۰ ارب امریکی ڈالر کے ضیاع اور نقصانات کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ سندھ کے بڑے علاقے اور دیگر صوبوں کے کچھ علاقے زیر آب ہیں۔

پاکستان کی حکومت اور سول سوسائٹی کے ادارے ۲۰۱۰ میں متحرک ہونے والی بین الاقوامی انسانی فلاحی امداد اور عملیاتی معاونت کے ایک حصے کے ساتھ یکسانیت سے، بڑے پیمانے پر انسانی بنیادوں پر ردعمل دینے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں جو اہم ضروریات کو پورا کر سکے۔ انٹرویوز سے ملے شواہد، دستیاب اعداد و شمار، اور متاثرہ افراد کے ایک سروے تجویز کرتے ہیں کہ آج تک بین الاقوامی امدادی ردعمل ضرورت سے بہت کم رہا ہے، جس نے بحالی کی توقعات کے لیے خوف بڑھایا ہے۔

ایک امدادی کم اور قرض پر زیادہ منحصر جواب

۲۰۱۰ کی سیلاب سے پیدا شدہ ہنگامی حالت کے برعکس، جبعالمی انسانی امداد کی شراکتیں ۳ ارب امریکی ڈالر سے بڑھ گئی تھیں، عطیہ دہندگان نے امداد اور جلد بحالی کی سرگرمیوں کے لیے عطیہ پر مبنی شراکت میں اب تک صرف ۲۹۷ ملین امریکی ڈالر دیے ہیں۔ انسانی امداد کے بجائے، موجودہ بحران پر عالمی ردعمل، اجتماعی فیصلے یا طے شدہ طور پر، بنیادی طور پر قرض پر مبنی مالی اعانت ظاہر ہوتا ہے۔ بحران کے پہلے چند مہینوں میں سب سے اہم مدد، ملکی بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) – سماجی تحفظ کا طریقہ کار کے ذریعے کمزور لوگوں کو نقد ادائیگیوں کا ایک دور تھا ۔ موجودہ قرضوں کی ادائیگی کے لیے وقت دینے کی عالمی بینک کی جانب سے فوری کارروائی نے حکومت کو اس اچھی طرح سے قائم نظام کو استعمال کرنے کی اجازت دی، جس نے ۱۲ سال سے زیادہ کی سرمایہ کاری سے فائدہ اٹھایا تھا ۔ لیکن یہ نقد ادخال متاثرہ افراد میں سے صرف ایک اقلیت تک پہنچی اور یہ ایک یکبارگی ادائیگی تھی۔ مستقل سکون اور بحالی امداد ان لوگوں کے لیے بنیادی آمدنی کی مدد کی ضرورت ہے جو روزگار کھو چکے ہیں، آفت کے ثانوی اثرات کو روکنے کے لیے جیسے کہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماری اور جزوی طور پر حفاظتی ٹیکوں کے پروگراموں میں خلل کی وجہ سے پھیلنے والے وباء، بے گھر لوگوں کی مسلسل محفوظ واپسی کو ممکن بنانے کے لیے، اور غربت میں نمایاں اضافے کو روکنے کے لیے۔

قرض کی مالی اعانت پر انحصار پاکستان کی موجودہ ادائیگیوں کے توازن اور معیشت پر زیادہ دباؤ ڈالتا ہے۔ اگرچہ عالمی بینک جیسے بین الاقوامی مالیاتی اداروں (IFIs) کی جانب سے ابتدائی کارروائی اہم ہے، لیکن یہ بڑے پیمانے پر انسانی ہمدردی اور عطیہ پر مبنی امداد کا متبادل نہیں بن سکتی ۔

ناموافق ماحول اور متوقع سرمایہ کاری

موسمیاتی تبدیلیوں نے سیلاب کو مزید بڑھا دیا ہے، اور پاکستان کی حکومت اور دیگر نے یہ معاملہ بنا دیا ہے کہ مغربی ممالک - جو اس رجحان کو پیدا کرنے کے لیے بہت زیادہ ذمہ دار ہیں - کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے نتائج کو کم کرنے میں مدد کے لیے فراخ دلی سے جواب دیں۔ ابھی تک، کوئی بھی موسمیاتی سرمایہ کاری کا طریقۂ کار تشکیل نہیں دیا گیا ہے جو انسانی ہمدردی کی مالی اعانت کے روایتی ذرائع کو معنی خیز طور پر بڑھا سکتا ہے ۔ نئی متوقع سرمایہ کاری کے ماڈل وعدے رکھتے ہیں لیکن ۲۰۲۲ کے پاکستان کے سیلاب میں فعال ہونے میں ناکام رہے ۔ یہ دیکھنا باقی ہے کہ کیا عطیہ دہندگان پاکستان کی بحالی اور تعمیر نو کے منصوبے کے لیے درکار اندازے کے مطابق ۱۶٫۳ بلین امریکی ڈالر کی فنڈنگ کے لیے مزید فراخدلی سے قدم اٹھائیں گے۔ ۱

موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے بڑھتے ہوئے خطرے کے پیش نظر مستقبل کی ترقی کو خطرے کو ایک مرکزی عنصر کے طور پر لینا ہو گا۔ ۲۰۱۰ کے سیلاب کے بعد سے تباہی کے خطرے میں کمی کے لیے کی گئی سرمایہ کاری نے مبینہ طور پر مثبت کردار ادا کیا لیکن واضح طور پر، جیسے جیسے خطرات بڑھتے ہیں، ان سرمایہ کاری کے حوالے سے کیا کارگر ثابت ہوا، اور کہاں بہتری یا تبدیلیاں کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے، اس کے بارے میں اسباق، آگے بڑھنے میں اہم ہیں ۔

۱ حکومت پاکستان، ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB)، یورپی یونین (EU)، اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP)، اورعالمی بینک۔ (۲۰۲۲). پاکستان میں سیلاب ۲۰۲۲۔ آفت کے بعد ضروریات کا تعین کرنا۔ https://www.undp.org/pakistan/publications/pakistan-floods-2022-post-disaster-needs-assessment-pdna-main-report

درمیانی آمدنی والے ممالک کے لیے غلط نمونہ

پاکستان کا معاملے (جیسے یوکرائن اور سری لنکا) نے بین الاقوامی انسانی نظام کے لیے سوالات اٹھائے ہیں کہ وہ درمیانی آمدنی والے ممالک میں کس طرح ردعمل ظاہر کرتا ہے جن میں حکومت، سول سوسائٹی اور آفات کی روک تھام کی کافی صلاحیت ہے۔ جب بڑے پیمانے پر بحران ان صلاحیتوں پر حاوی ہو جاتے ہیں اور بین الاقوامی امداد کی ضرورت پڑتی ہے، تو بین الاقوامی امداد کا پیچھے ہٹنا سمجھ میں آتا ہے، قومی سطح پر کی جانے والی کوششوں کی تکمیل کرنا، اور اپنی کوششوں اور وسائل کو ناموافقت والے علاقوں پر مرکوز کرنا ہے۔ لیکن بین الاقوامی انسانی نظام اپنی آپریشنل صلاحیت اور جداگانہ نظام کے ساتھ جواب دینے کے لیے تیار ہے۔ پاکستان میں اپنی مخصوص مشینری کو فٹ کرنے کے لیے جگہ نہ ملنے کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ انسانی ہمدردی کے نظام نے اسے اپنانے کی بجائے اپنے کردار کو بڑی حد تک ترک کر دیا ہے۔

اقوام متحدہ کی ابتدائی اپیل اور بہت سے بڑے انسانی فلاح و بہبود کے لیے عطیہ دہندگان کی طرف سے پاکستان کے لیے دی گئی رقوم کو بڑے پیمانے پر بہت کم سمجھا جاتا ہے۔ آپریشنل ایجنسیوں نے گزشتہ ایک دہائی کے دوران پاکستان میں اپنے قدموں کے نشان کو کم کیا ہے، بڑی امداد کے دستیاب ہونے کے باوجود بڑے پیمانے پر جواب دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے ۔ اگرچہ پاکستان کی حکومت پوری طرح سے ذمہ دار تھی، بین الاقوامی امداد کو قومی قیادت میں کی گئی کوششوں میں معاون کی سطح پر رکھنا نا کافی بین الاقوامی ردعمل کے لئے کوئی بہانہ نہیں بن سکتا ۔

مالیاتی نظام، کام کرنے کے طریقے، اور ہنگامی منصوبہ بندی کو، مقامی اور قومی مدد گاروں کے لیے زیادہ براہ راست، تیز تر معاونت کے لیے زیادہ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بڑھی ہوئی ہم آہنگی کو قومی قیادت والے نظاموں کو معاونت دینے کے لیے بہتر طور پر قابل ہونے کی بھی ضرورت ہے - اور جب رسمی کلسٹر سسٹم فعال ہو جائے تو صرف تکنیکی صلاحیت فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ۔ بین الاقوامی امداد پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے: تکنیکی مدد؛ ہم آہنگی اور معلومات کے انتظام کے لیے اہم صلاحیتوں کو تقویت دینا؛ زیادہ براہ راست قومی مدد کرنے والوں کی حمایت؛ خاص شعبوں میں اہم خلا کو پُر کرنا، اور ان لوگوں کی وکالت کرنا جہاں غیر منصفانہ طور پر امداد سے ان کو محروم رکھا جاتا ہے۔ سروے کے جواب دہندگان کے لیے، بدعنوانی امداد کے حصول میں سب سے عام طور پر رپورٹ کی جانے والی رکاوٹ تھی، جو کہ جوابدہی اور اخراج کی مشکلات سے نمٹنے پر خاص توجہ دینے کی گنجائش تجویز کرتی ہے۔

2022 کے سیلاب: ایک ماحولیاتی تبدیلی سے آنے والی آفت انسانی وسائل سے ملتی ہے

جون ۲۰۲۲ میں شروع ہونے والی، پاکستان میں ریکارڈ توڑ، معمول سے ۱۰ گنا زیادہ، مون سون کی بارشوں نے سیلاب کی ایک ہنگامی صورتحال کو جنم دیا جسے ملک کے وزیر اعظم نے "ملکی تاریخ کا بدترین" (سیلاب) قرار دیا ۔[۲] ۲۶ اگست ۲۰۲۲ کو، حکومت نے ہنگامی صورتحال کا اعلان کیا، جس میں ۸۴ اضلاع کو "آفت زدہ" کے طور پر درج کیا گیا، جن میں زیادہ تر بلوچستان، سندھ اور خیبرپختونخوا صوبوں کے علاقے ہیں۔ اکتوبر تک، تعداد ۹۴ اضلاع تک پہنچ گئی ۔ سیلاب نے ایک اندازے کے مطابق ۳۳ ملین افراد کو متاثر کیا ہے اور ۷,۹ ملین اپنے گھروں سے بے گھر ہوئے ہیں۔ سندھ کے بڑے علاقے اور دیگر صوبوں کے کچھ علاقے زیر آب ہیں۔ حکومت کا تخمینہ ہے کہ ۱,۷۰۰ اموات ہوئی ہیں اور ۱۲,۹۰۰ لوگ زخمی ہوئے ہیں، ۸۰۰,۰۰۰ گھر تباہ ہوئے ہیں، ۱,۳ ملین کو نقصان پہنچا ہے، اور ایک ملین سے زیادہ مویشی ضائع ہوئے ہیں۔ سبھی کو بتایا گیا ہے، سیلاب کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کا تخمینہ ۳۰,۱ ارب امریکی ڈالر ہے[۳]

جدول ۱: اکتوبر ۲۰۲۲ تک علاقے کے لحاظ سے اندازاً نقصان، نقصان اور ضروریات

علاقہ	نقصان (ملین یو ایس ڈی)	ضیاع (ملین یو ایس ڈی)	ضروریات (ملین یو ایس ڈی)
بلوچستان	1,625	2,516	2,286
خیبر پختونخواہ	935	658	780
پنجاب	515	566	746
سندھ	9,068	11,376	7,860
کراس صوبائی	2,731	67	4,540
خاص علاقے	32	49	48
میزان	**14,906**	**15,233**	**16,261**

ذریعہ: اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام *UNDP (2022)* پاکستان کے سیلاب *2022*: آفات کے بعد کی ضروریات کا تعین کرنا *(PDNA)*۔ اہم رپورٹ۔ *28* اکتوبر *2022*۔

پاکستان میں موسمی سیلاب کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ ۲۰۲۲ میں سیلاب کا پیمانہ اور تقسیم، تاہم، غیر معمولی رہا ہے، اور ان کی شدت کو موسمیاتی تبدیلی سے جوڑا گیا ہے۔ موسمیاتی سائنسدانوں کے ایک واقعہ سے منسوب مطالعہ سے پتا چلا ہے کہ "سندھ اور بلوچستان صوبوں میں ۵ دن کی زیادہ سے زیادہ بارش اب تقریباً ٪۷۵ زیادہ شدید ہے، اگر آب و ہوا ۱,۲ سینٹی گریڈ تک گرم نہ ہوتی"۔[٤] وہ علاقے جو عام طور پر اس طرح کی شدید مون سون بارشوں والے علاقے نہیں ہوتے ان میں قابلِ ذکر بارش ہوئی ہے۔ ان علاقوں میں قدرتی نکاسی آب کم ہے اور اس لیے کھڑا پانی ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ کاربن کے حسہ دار ہونے کے باوجود، پاکستان ان دس ممالک میں سے ایک ہے جو شدید موسمی واقعات میں سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں، گلوبل کلائمیٹ رسک انڈیکس ۲۰۲۱ اور کلائمیٹ واچ کے مطابق۔[۵] اس کی وجہ سے حکومت، اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل، اور دوسروں کی طرف سے "ریلیف، بحالی اور تعمیر نو کے لیے تعاون کو تحرک کرنے، اور ٹھوس اور مساوی ماحولیاتی کارروائی کے ذریعے" اضافی مالیاتی امداد میں اضافے کی اپیلیں کی گئی ہیں۔“[٦]

[۲] میگرامو، کے. (۲۰۲۲، ۲ ستمبر)۔ پاکستان کا ایک تہائی حصہ تاریخ کے بدترین سیلاب کے دوران زیرِ آب ہے۔ یہاں ہے وہ جس کو جاننا آپ کے لیے ضروری ہے۔ CNN. https://www.cnn.com/۲۰۲۲/۰۹/۰۲/asia/pakistan-floods-climate-explainer-intl-hnk/index.html

[۳] یبر پختونخوا KP، پنجاب اور سندھ کی صوبائی ڈیزاسٹر مینیجمنٹ اتھارٹیز۔ (۲۰۲۲). پاکستان. ۲۰۲۲ خیبر پختونخوا، پنجاب اور سندھ کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کثیر شعبہ جاتی کی ضروریات کا تیز تر تعین۔ https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-2022-multi-sector-rapid-needs-assessment-flood-affected-areas-khyber-pakhtunkhwa-punjab-and-sindh-september-2022؛ حکومتِ پاکستان، ایشیائی ترقیاتی بینک ADB, یورپی یونین EU, اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام UNDP اور عالمی بینک (2022)۔

[٤] Otto, F. et al. (2022). ممکنہ طور پر موسمیاتی تبدیلیوں نے شدید مون سون کی بارشوں میں اضافہ کر کے، پاکستان میں کمزور کمیونٹیوں کو سیلاب سے دوچار کیا عالمی موسم کا انتساب ۔ https://www.worldweatherattribution.org/wp-content/uploads/Pakistan-floods-scientific-report.pdf

۱٫۲ تیاری میں درپیش مشکلات

پاکستان نے ۲۰۱۰ کے سیلاب کے بعد سے اپنی قومی ڈیزاسٹر مینیجمنٹ صلاحیت اور سیلاب کی تیاری میں نمایاں سرمایہ کاری کی ہے۔ صرف ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) اور عالمی بینک سے قرضے اور عطیات ۱ ارب امریکی ڈالر کے قریب ہیں اور دو طرفہ عطیہ دہندگان نے بھی نمایاں مدد فراہم کی ہے۔ یوکے نے حکومتی نظاموں میں (اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کے ذریعے) اور کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر ریزیلینس (شراکت دار این جی او NGO کے ذریعے) ۳۸٤ ملین کی سرمایہ کاری کی منظوری دی۔[۷] عالمی بینک نے سیلاب اور خشک سالی کے خطرے کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ آفات سے نمٹنے کے لیے حکومت سندھ کی صلاحیت کو مضبوط کرنے کے لیے ۲۰۱٦ میں ۱۰۰ ملین امریکی ڈالر کے سندھ ریزیلینس پروجیکٹ کی منظوری دی۔[۸]

ان سرمایہ کاریوں کے باوجود، لچکدار بنیادی ڈھانچے اور تیز تر ردعمل، دونوں کے لحاظ سے ملی جلی کارکردگی دکھائی دیتی ہے۔ سیلاب کے اثرات سیلاب سے بچاؤ اور نکاسی کے بنیادی ڈھانچے کی ناقص بحالی اور طرزِ حکمرانی اور منصوبہ بندی کے ضوابط کی وجہ سے زیادہ شدید ہو چکے ہیں جس نے غر محفوظ علاقوں میں عمارتوں اور ناقص معیار کی تعمیرات کی اجازت دی گئی ۔[۹] تیز تر ردعمل کے لحاظ سے، سندھ اور بلوچستان میں (سب سے زیادہ متاثرہ ہونے کی وجہ سے) صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی PDMA امدادی سامان جیسا کہ عارضی پناہ گاہ اور گھریلو اشیاء کی تیز تر تقسیم میں کامیاب ہوئے ۔ ستمبر تک رسد کم ہو گئی تھی۔

انٹرویو دینے والوں اور رپورٹرز تجویز کر چکے ہیں کہ قبل از وقت انتباہ کے نظام نے ایک حد تک کام کیا اور فوری طور پر ہونے والی اموات کی تعداد کو کم کرنے میں مدد کی - لیکن تصویر ملی جلی ہے۔ ۲۰۱۰ میں سیکھے گئے اسباق کے نفاذ کا ۲۰۲۲ کا تجزیہ، نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اس کے بعد کے حکومتی اقدامات نے "بنیادی ڈھانچے اور انسانی زندگی کو پہنچنے والے متوقع نقصان اور نقصانات کو کم کیا"۔ [۱۰] تاہم، اس بارے میں سوالات موجود ہیں کہ پاکستان کے محکمۂ موسمیات کی جانب سے صوبائی اور ضلعی سطح پر انتباہات کو کس طرح مؤثر طریقے سے عمل میں لایا گیا ۔ ڈیزاسٹر مینیجمنٹ کی صلاحیت اور ردعمل دینے کے لیے مقامی حکومتی نظام بھی ایک دہائی کی سرمایہ کاری کے باوجود امید سے زیادہ کمزور دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹیز (DDMAs) مکمل طور پر فعال دکھائی نہیں دیتے، اس کے بجائے امدادی کارروائیاں ڈپٹی ڈسٹرکٹ کمشنرز چلاتے ہیں – ۲۰۱۰ جیسا ہی ماڈل ۔

آخر کار، سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں اس جائزے کے لیے کیے گئے دور دراز کے سروے کے مطابق، ملک کی تیاری کی حالت کے بارے میں رائے عامہ یقینی طور پر ناگوار تھی، زیادہ تر جواب دہندگان نے اسے "برا یا "انتہائی برا" قرار دیا (تصویر ۱)۔

[۵] ایکسٹائن، ڈی،، کنزل، وی،، اور شیفر، ایل۔ (2021). عالمی آب و ہوا کا خطرہ اشاریہ 2021۔ شدید موسمی واقعات سے کون سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے؟ معلوماتی کاغذ ۔ Germanwatch. https://www.germanwatch.org/en/19777

[٦] اقوام متحدہ کا رابطہ دفتر برائے انسانی امور (OCHA)۔ (2022a) نظر ثانی شدہ سیلاب سے نمٹنے کا منصوبہ پاکستان *2022۔ 1 ستمبر 2022–31 مئی 2023 (جاری شدہ 4 اکتوبر 2022)*۔ https://reliefweb.int/report/pakistan/revised-pakistan-2022-floods-response-plan-01-sep-2022-31-may-2023-issued-04-oct-2022

[۷] عنایت اللہ، سی۔ (2020) BDRP فیز II کا جزو کمیونٹی پر مبنی آفات کے خطرات کا انتظام پر کارکردگی کا جائزہ ۔ پائیدار ترقی کے احیاء کے لیے عالمی سطح پر اقدام، اسلام آباد، https://reliefweb.int/report/pakistan/building-disaster-resilience-pakistan-bdrp-community-based-disaster-risk-management

[۸] عالمی بینک ۔ (۲۰۲۲). پاکستان میں عالمی بینک ۔ جائزہ ۔ https://www.worldbank.org/en/country/pakistan/overview#3

[۹] .(Otto et al. (2022

[۱۰] راشد، اے،، سرفراز، ایچ،، اور نعیم، ایم ۔ (۲۰۲۲). آفات سے نمٹنا: *2010* کے سیلاب سے سیکھنا ۔ ٹابڈ لیب۔ https://tabadlab.com/dealing-with-disaster-learning-from-2010-floods/

تصویر ۱: سیلاب سے پہلے کی تیاریوں کی سطح کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

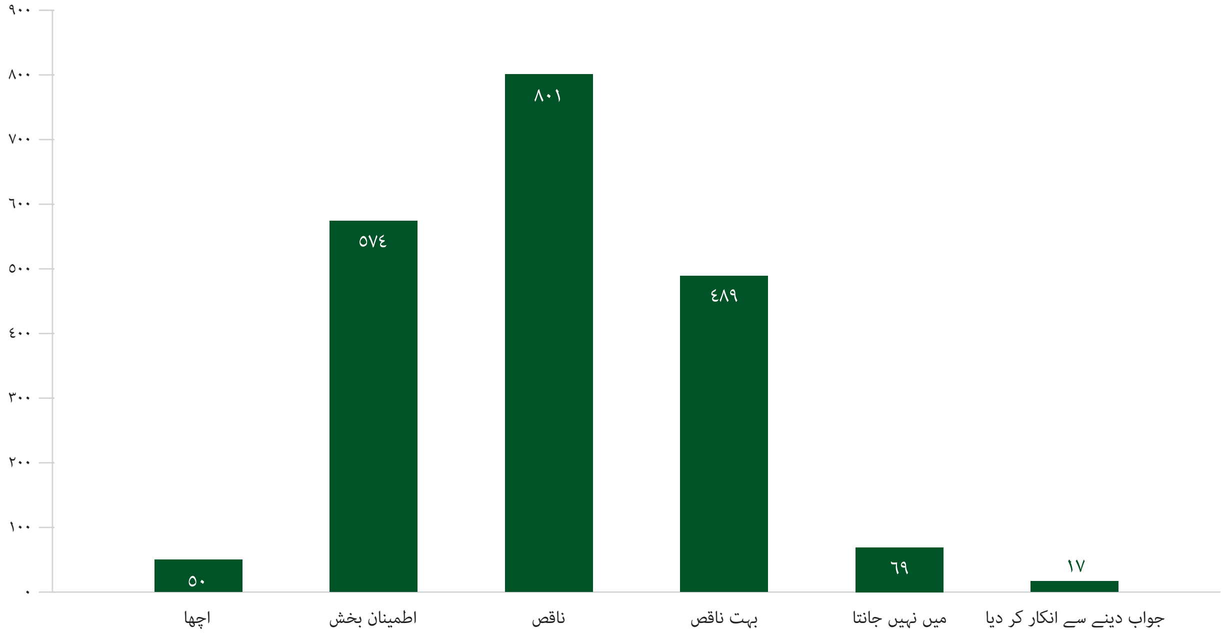

ذریعہ: ہیومینٹیرین آؤٹ کمز/جیو پول

۱٫۳ انسانی فلاح و بہبود کی موجودگی میں کمی

پاکستان میں بین الاقوامی انسانی فلاح و بہبود کی تنظیموں کے قدموں کے نشانات اور صلاحیت میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران نمایاں کمی آئی ہے اور قومی سول سوسائٹی کے مدد گار بھی مجبور ہیں۔ جزوی طور پر، یہ پاکستان کی درمیانی آمدنی کی حیثیت اور امدادی مدد گاروں کو زیادہ ترقی پر مبنی پروگرامنگ کی طرف منتقل کرنے کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ اس بات کی بھی عکاسی کرتا ہے کہ عمل کے لیے بڑھتی ہوئی پابندیوں کا کیا ماحول بن گیا تھا، اور یہ حقیقت کہ حکومت نے ۲۰۱۸ میں کئی بین الاقوامی امدادی ایجنسیوں کو نکال دیا تھا ۔[۱۱]

سکڑتی ہوئی شہری جگہ اور تیزی سے محفوظ طرز حکمرانی نے پاکستان اور بین الاقوامی این جی اوز NGOs دونوں کو متاثر کیا ہے ۔ نئے ضوابط اور قوانین نے این جی اوز کے لیے رجسٹریشن اور فنڈز تک رسائی کو مشکل بنا دیا ہے اور، ۲۰۱۹ میں، متعدد قومی این جی اوز کی رجسٹریشن ختم کر دی گئی ۔[۱۲] وہ لوگ جنہوں نے اپنی رجسٹریشن برقرار رکھی ہے انہیں سالانہ بنیادوں پر تجدید کرنے کی ضرورت ہے، رجسٹریشن کی منسوخی سے ڈرتے ہوئے، اپنے دائرۂ کار کو محدود کر کے وکالت میں مشغول ہوئے ۔ سخت اور پراجیکٹ کی منظوری کا طویل مرحلہ اور سفری اجازت نامے جیسی انتظامی اور قانونی رکاوٹوں نے پاکستان میں بین الاقوامی اور قومی سول سوسائٹی کی تنظیموں کی عوامل کی جگہ کو محدود کر دیا ہے۔[۱۳] ملک کے اندر بین الاقوامی امدادی مدد گاروں کی رسائی کو 'نو آبجیکشن سرٹیفکیٹس'(NOCs)کے نظام کے ذریعے منظم کیا جاتا ہے۔

موجودہ بحران کے تناظر میں، اور بین الاقوامی حمایت کی کال کے بعد، امدادی ایجنسیوں کو ہنگامی سیلاب سے نمٹنے کے لیے امدادی پروگرامنگ میں کم اندرونی ضابطہ پرست رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مثال کے طور پر، سندھ میں صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی PDMA مبینہ طور پر ۲٤ گھنٹوں کے اندر نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ NOC کی منظوری دے رہی ہے۔

اس کے باوجود، سکڑتی ہوئی این جی او NGO کی عملیاتی موجودگی نے سیکشن ۲٫۳ کی تفصیلات کے طور پر تیز رفتار اور وسیع ردعمل کی صلاحیت کو محدود کر دیا ۔ ایک بار عملیاتی صلاحیت کم ہو جائے، اسے دوبارہ بڑھانے میں وقت لگتا ہے، اور اس کا مطلب ہے کہ سیلاب پر بین الاقوامی ردعمل سست تھا ۔ جیسا کہ ایک بین الاقوامی این جی او کے انٹرویو دینے والے نے مشاہدہ کیا، "اس سیلاب نے واقعی پاکستان میں قومی اور بین الاقوامی این جی اوز NGOs کی کم ہوتی صلاحیت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ ضروریات بہت زیادہ ہیں، لیکن صلاحیت کم ہو گئی ہے۔" ۲۰۱۰ میں

[۱۱] Reuters. (۲۰۱۸، ٤ دسمبر)۔ سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان کے امدادی گروپ کی بندش سے ۱۱ ملین افراد متاثر ہو سکتے ہیں۔https://www.reuters.com/article/uk-pakistan-ngos-idAFKBN1O318Y

[۱۲] خان، اے. اور قدوائی، کے۔ (۲۰۲۱). پاکستان میں عطیہ دہندگان کی کارروائی: سی ڈی آئی پی اور آواز کے تقابلی کیس کا مطالعہ ۔ IDS ورکنگ پیپر 541۔ https://doi.org/10.19088/IDS.2021.025; Mohmand, S. K. (2019). پاکستان میں پائیدار ترقی کے لیے شہری جگہ کو بند کرنے کے مضمرات ۔ IDS ورکنگ پیپر 521۔ https://www.ids.ac.uk/publications/the-implications-of-closing-civic-space-for-sustainable-development-in-pakistan/

[۱۳] Hövelmann, S. (2020). پاکستان میں ٹرپل نیکسس . حکومتی بیانیہ کی پذیرائی کرنا یا آزاد انسانی فلاح و بہبود کو فعال کرنا؟ سینٹر فار ہیومینٹیرین ایکشن.https://www.chaberlin.org/wp-content/uploads/2020/10/2020-09-triple-nexus-pakistan-hoevelmann-en-online.pdf

بین الاقوامی انسانی عملیاتی موجودگی کا موجودہ سیلاب کے ردعمل سے موازنہ کرنا، اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور (OCHA) نے ۲۰۲۲ میں ۲۰۱۰ کے مقابلے میں کل تنظیموں کی اتنی ہی تعداد کی اطلاع دی -[۱۴] لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے بہت سی تنظیموں کی پروگرامنگ کی صلاحیت ۲۰۲۲ میں بہت کم ہو گئی ہے۔ مزید یہ کہ، پانی، صفائی ستھرائی اور حفظان صحت (WASH) کے اہم شعبے میں، جواب دہندگان کی تعداد میں ایک تہائی سے زیادہ کمی آئی ہے (تصویر ۲)۔

سیلاب سے پہلے اقوام متحدہ کا رابطہ دفتر برائے انسانی امور کا اب مکمل دفتر نہیں تھا، لیکن اقوام متحدہ کے ریذیڈنٹ کوآرڈینیٹر کی مدد اور ملک پر مبنی پولڈ فنڈ کا انتظام کرنے کے لیے عملے کے چھ ارکان کو برقرار رکھا، جو کہ ناکافی مدد کی وجہ سے ۲۰۲۲ میں بند ہو گیا ۔ اور اگرچہ ہیومینٹیرین کنٹری ٹیم (HCT) موجود تھی، تعاون کرنے والوں نے اس فورم میں حکمت عملی کی بحث کے معیار پر سوال اٹھایا اور محسوس کیا کہ سیلاب کے آنے کے بعد نیشنل ہیومینٹیرین نیٹ ورک (NHN) جیسے موجودہ انسانی نیٹ ورکس کے ذریعے سول سوسائٹی کو شامل کرنے کے لیے مزید کچھ کیا جا سکتا تھا ۔ ہیومینٹیرین کنٹری ٹیم HCT کی طرف سے ردعمل کے لیے کلسٹر میکانزم کو استعمال نہ کرنے کے فیصلے نے، اسے حکومت کے زیر قیادت ردعمل کے طور پر حوالہ دیتے ہوئے، ہم آہنگی کی حمایت کرنے کے لیے بیرونی صلاحیت کی تعیناتی کو محدود کر دیا، خاص طور پر شعبہ جاتی مسائل پر ۔ انٹرویو لینے والوں نے نوٹ کیا کہ صرف چند بین الاقوامی این جی اوز NGOs ہی ردعمل میں سرگرم ہیں (اپنے مقامی

تصویر 2: انسانی فلاح و بہبود کی موجودگی مجموعی طور پر اور پانی، صفائی، اور حفظان صحت WASH سیکٹر میں، 2010 اور 2022

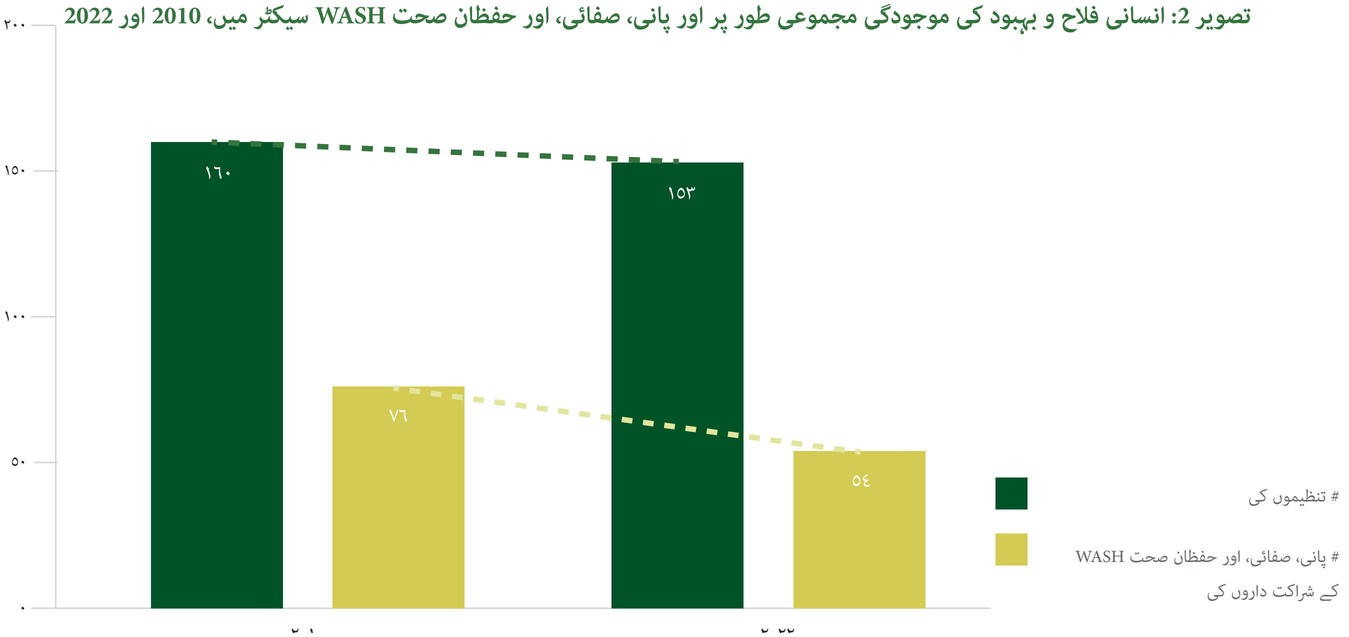

ذریعہ: OCHA (2010, 2022a)

شراکت داروں کے ذریعے) اور یہ کہ ان کا پیمانہ ۲۰۱۰ کے مقابلے میں بہت کم ہوا ہے۔

[14] OCHA. (2010). پاکستان فلڈز ایمرجنسی رسپانس پلان، نظرثانی، ستمبر *2010*۔(https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-floods-emergency-response-plan-revision-september-2010; OCHA (2022a).

۱،٤ سیاسی اور معاشی بحران، اور بنیادی خطرہ

یہ سیلاب معاشی اور سیاسی بحران کے پس منظر میں آیا ۔ پاکستان COVID-۱۹ سے صحت یاب ہو رہا تھا، ابھی حکومت کی تبدیلی آئی تھی، اور ادائیگیوں کے توازن کے بحران کے پیش نظر بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) سے قرض پر بات چیت کی تھی، اور خوراک اور ایندھن کی تیزی سے بڑھتی ہوئی قیمتوں کے عالمی اثرات سے متاثر ہو رہا تھا ۔ معاشی بحران اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ IMF کی شرائط پر قائم رہنے کی ضرورت کی وجہ سے ملکی وسائل سے اپنے ردعمل کی مالی اعانت کرنے کی حکومت کی صلاحیت محدود ہو گئی ہے۔ IMF نے COVID-۱۹ کے اثرات سے نمٹنے کے لیے اپنی نرم قرض کی سہولت میں توسیع کی لیکن آج تک سیلاب کے حوالے سے ایسا ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

سیلاب سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقے بھی ایسے مقامات تھے جہاں بہت زیادہ بنیادی کمزوری، خوراک کا عدم تحفظ اور بنیادی خدمات تک رسائی میں مشکلات تھیں۔ جون ۲۰۲۲ میں سیلاب شروع ہونے سے پہلے ہی، بلوچستان، خیبرپختونخوا اور سندھ میں ۵ سال سے کم عمر کے ٤٠٪ بچے دبی ہوئی نشوونما اور٢٣٪ ضائع ہونے سے متاثر ہوئے ۔ تینوں علاقوں میں ۲۸ کمزور اضلاع کے انٹیگریٹڈ فوڈ سیکیورٹی فیز کلاسیفیکیشن IPC کے تجزیہ سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ جولائی اور نومبر ۲۰۲۲ کے درمیان IPC فیز ۳ (بحران) اور ٤ (ہنگامی) میں صرف ٦ ملین سے کم لوگ ہوں گے۔[۱۵] ستمبر میں کیے گئے ایک کثیر شعبہ جاتی ضروریات کا تعین کرنے کی ضرورت کے جائزے میں پایا گیا کہ لوگوں کو کلینک تک طویل فاصلے اور ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے صحت کی دیکھ بھال تک رسائی میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے – جس کا نتیجہ سیلاب اور پہلے سے موجود صحت کے شعبے کی کمزوریوں دونوں کا ہے۔[۱٦] حال ہی میں جاری کردہ آفات کے بعد کی ضروریات کے تخمینے کے مطابق سیلاب ۸،٤ ملین سے ۹،۱ ملین کے درمیان لوگوں کو غربت کی طرف دھکیل دے گا جس کے بین النسلی اثرات ہوں گے۔[۱۷]

ابتدائی ردعمل: کون مدد کر رہا ہے؟

سیلاب کی ہنگامی صورتحال کا نقل و حرکت سے جواب دینا مشکل ہوتا ہے کیونکہ کھڑا پانی، سڑکیں اور پل بہہ جاتے ہیں، اور دیگر بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان کی وجہ سے بچانے والے اور امداد فراہم کرنے والوں کے لیے لوگوں تک پہنچنا بہت مشکل ہوتا ہے ۔ 2022 کے سیلاب کے امدادی ردعمل میں براہ راست متاثر ہونے والے لوگوں کی شدید اور درمیانی مدت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فوجی اور شہری، قومی، بین الاقوامی اور مقامی عمل شامل ہے ۔

۲،۱ حکومتی قیادت اور ہم آہنگی

انسانی ہمدردی کا ردعمل، حکومت کی طرف سے ہدایت کردہ اور مربوط کیا گیا ہے، جس نے منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات (MoPDSI) کے وزیر کی زیر صدارت نیشنل فلڈ رسپانس اینڈ کوآرڈینیشن سینٹر (NFRCC) قائم کیا ۔ مسلح افواج اور سول انتظامیہ تلاش اور بچاؤ کے ساتھ نقل و حمل اور انجینئرنگ معاونت فراہم کر رہی ہے ۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) امدادی سامان کی خریداری کر رہی ہے اور فوج کے ذریعے تقسیم کے لیے دو طرفہ عطیات کو مربوط کر رہی ہے، جسے آئینی دفعات کے تحت متحرک کیا گیا ہے۔[۱۸]

[۱۵] OCHA. (2022b). *Pakistan: 2022 monsoon floods.* Situation report No. 8, 30 September 2022. https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-2022-monsoon-floods-situation-report-no-8-30-september-2022

[۱٦] خیبر پختونخوا، پنجاب اور سندھ کی صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز (۲۰۲۲)۔

[۱۷] حکومتِ پاکستان، ایشیائی ترقیاتی بینک ADB، یورپی یونین EU، اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام UNDP اور عالمی بینک (۲۰۲۲)۔

[۱۸] OCHA (2022a). *Revised 2022 floods response plan Pakistan.* 1 ستمبر ۲۰۲۲–۳۱ مئی ۲۰۲۳ (جاری کردہ ٤ اکتوبر ۲۰۲۲)۔

صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی PDMA آئین کے تحت اہم خود مختاری برقرار رکھتی ہے، لیکن اختیارات کی لکیریں اور فیصلہ سازی کی حدود کم واضح ہیں ۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی NDMA اور صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی PDMA کے درمیان نقطۂ نظر پر اختلافات رہے ہیں، بعض اوقات اس پر منحصر ہوتا ہے کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر کس سیاسی جماعت کا اقتدار ہے۔

ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز DDMAs کی کارکردگی متغیر رہی ہے، اور اکثر کسی بھی ضلع میں قیادت پر منحصر ہوتی ہے ۔ البتہ، ایک وسیع نظریہ تھا کہ ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز DDMAs کے پاس ضرورت کے مطابق وسائل کی کمی تھی اور انہوں نے ۴۸ گھنٹوں میں جواب دینے کے معیارات کے مطابق ضروری ہنگامی اسٹاک کو برقرار نہیں رکھا تھا ۔ جب کہ وہ یہ معلوم کرنے کے کا معقول کام کرنے کے قابل تھے کہ کن مقامات کو امداد ملی ہے، وہ ہمیشہ شعبہ جاتی سطح پر حکمت عملی پر بحثوں کی سہولت کاری کے قابل نہیں رہے ہیں۔

حکومتی صورتحال کی رپورٹوں میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP کے ذریعے فراہم کردہ بلا اعادہ نقد ادائیگیوں کے بارے میں تفصیلات فراہم کی گئی ہیں ۔ ١٤ اکتوبر تک، "بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) ٢٥,٠٠٠ (١١٥$US) پاکستانی روپے فی گھر کے حساب سے سیلاب کی امداد کی نقد امداد کے ساتھ ٢,٧ ملین سے زائد متاثرہ خاندانوں تک پہنچ چکا ہے ۔ حکومت نے متاثرہ افراد کو تقریباً ٣٠٠ ملین امریکی ڈالر تقسیم کیے ہیں"۔[١٩] بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP نے ابتدائی طور پر دوسری ادائیگی کی منصوبہ بندی کی تھی، لیکن یہ آج تک نہیں ہو سکی ہے ۔ روزانہ کی سرکاری صورتحال کی رپورٹوں میں متاثرین کی تعداد اور مکانات اور مویشیوں کو پہنچنے والے نقصان کے بارے میں بھی تفصیلات فراہم کی گئی ہیں ۔ صوبائی صورتحال کی رپورٹیں اسی طرح کی امداد کی تفصیلات فراہم کرتی ہیں۔[٢٠]

اس ہنگامی صورتحال میں اقوام متحدہ کے زیر قیادت کلسٹر سسٹم آف ہیومینٹیرین کوآرڈینیشن کو فعال نہیں کیا گیا، جن میں نیشنل فلڈ ریسپانس کوآرڈینیشن سینٹر NFRCC، نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی NDMA اور صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی PDMA کے ذریعے حکومت کی زیر قیادت ہم آہنگی کے لیے پہلے سے موجود نظامات دیے گئے ہیں۔ اس کی بجائے، بین الاقوامی مددگار جیسا کہ اقوام متحدہ کی ایجنسیاں اور بین الاقوامی این جی اوز NGOs حکومتی وزارتوں کی قیادت میں 'سیکٹر' ہم آہنگی میں حصہ لیتے ہیں ۔ انٹرویو دینے والوں نے بین الاقوامی امدادی مدد گاروں کے حوالے سے ان خدشات کو اجاگر کیا ہے کہ وسائل کے لیے وقف کردہ ہم آہنگی کی صلاحیتوں میں سست روی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے – دونوں، بین الاقوامی نظام کے اندر ہم آہنگی پیدا کرنے اور حکومت کی زیر قیادت ہم آہنگی کی معاونت کرنے کے لیے۔ کلسٹر سسٹم کو فعال کیے بغیر، بین الاقوامی امدادی مدد گاروں نے لوگوں کو صحیح مہارتیں حاصل کرتے دکھانے کے لیے کوشش کرتے نظر آئے ، جس کی وجہ سے شعبہ کی سطح اور حکمت عملی کی سطح پر ہم آہنگی میں تکنیکی کمی واقع ہوئی ۔

٢,٢ مقامی اقدام: رضاکار اور کمیونٹی پر مبنی کوششیں

مقامی سطح پر، کمیونٹیوں، رضاکاروں، سول سوسائٹی، مذہبی تنظیموں، اور نجی شعبے نے فنڈز اکٹھے کیے ہیں اور مدد فراہم کی ہے ۔ جیسا کہ ایک انٹرویو دینے والے نے نوٹ کیا، "اسلام آباد اور دیگر بڑے اور چھوٹے شہروں میں ہر گلی کونے میں کپڑے، خوراک، اور غیر خوردنی اشیاء اور نقدی جمع کرنے کے لیے خیمے لگے ہوئے ہیں"۔ ایک بہت زیادہ فرض کیا گیا ہے – اگرچہ اس کا سراغ نہیں لگایا گیا، امداد کا حجم مقامی اور کمیونٹی پر مبنی کوششوں اور انسان دوست، عقیدے پر مبنی، اور نجی شعبے کے مدد گاروں کے ذریعے پہنچا ہے۔ پاکستان کے اندر اور باہر لوگ مالی امداد اکٹھی کرتے رہے ہیں اور دوستوں، رشتہ داروں اور برادریوں کی مدد کے لیے سامان اور نقدی بھیجتے رہے ہیں۔ ہمیشہ کی طرح، اس میں سے زیادہ تر ردعمل کے اعداد و شمار میں پوشیدہ رہتا ہے، جو صرف رضاکارانہ رپورٹنگ کے ذریعے سرکاری کوششوں کی کھوج لگاتا ہے۔

جہاں تیاری میں خاطر خواہ سرمایہ کاری کی گئی تھی، اس سے مقامی ردعمل کو سہارا دینے میں مدد ملی۔ مثال کے طور پر، آغا خان ڈویلپمنٹ نیٹ ورک کے پاس کمیونٹی پر مبنی ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے لیے تعاون کا ایک پروگرام تھا۔ اس نے پاکستان بھر میں ١٧٢ کمیونٹی ایمرجنسی رسپانس ٹیموں (CERTs) کے ساتھ کام کیا اور ٣٦,٠٠٠ سے زیادہ کمیونٹی رضاکاروں کو پہلا ردعمل دینے والوں کے طور پر تربیت دی، جن میں سے ٥٠٪ سے زیادہ خواتین تھیں۔ ان ٹیموں کو امدادی سامان کا ذخیرہ فراہم کیا گیا تھا، جیسا کہ خیمے، کمبل، تلاش کے اوزار, اور ابتدائی طبی امداد کا سامان، جس سے مقامی ردعمل کی صلاحیتوں کو تقویت ملی ۔ آغا خان ایجنسی برائے ہیبی ٹیٹ نے کمیونٹی پر مبنی انتباہی نظام کے ساتھ کام کرنے والی مقامی تلاش اور بچاؤ ٹیموں کی مدد کی اور ٩,٠٠٠ سے زیادہ لوگوں کو خطرے والے علاقوں سے نکالنے میں کامیاب ہوئے۔ قطعی طور پر، تلاش اور امدادی ٹیموں میں ٣٦٪ خواتین تھیں۔

[19] OCHA. (2022c). *Pakistan: 2022 monsoon floods*. Situation report No. 9, 14 October 2022. https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-2022-monsoon-floods-situation-report-no-9-14-october-2022

[20] Government of Sindh Provincial Disaster Management Authority Rehabilitation Department. (2022, 31 October). *Daily situation report*. https://www.pdma.gos.pk/new/Docs/SITREP_30-10-2022.pdf

قومی سطح پر، عقیدے پر مبنی خیراتی ادارے خاص طور پر فعال رہے ہیں۔ بڑے ردعمل کی مثالوں میں الخدمت فاؤنڈیشن شامل ہے، جو جماعت اسلامی کا خیراتی ادارہ ہے، جس کے پاس تربیت یافتہ رضاکاروں کا نیٹ ورک ہے۔ انٹرویو دینے والوں نے نوٹ کیا کہ یہ بچاؤ کی کوششوں اور کھانے اور غیر خوردنی اشیاء کے ساتھ لوگوں تک اب سے پہلے پہنچنے والوں میں سے ایک ہے۔ فاؤنڈیشن نے مخیر حضرات اور نجی شعبے کے ذریعے مقامی طور پر فنڈ اکٹھا کیا ہے۔ اخوت فاؤنڈیشن ایک بڑی قومی خیراتی تنظیم کی ایک اور مثال ہے جو سیلاب پر ردعمل میں سرگرم عمل ہے، گھریلو افراد اور اعلیٰ منتظم مخیر حضرات سے فنڈز اکٹھا کر رہی ہے، اور اب بحالی کے مرحلے میں گھر بنانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ اقلیتی مذہبی گروہوں جیسے کہ گرجا گھروں نے اسی طرح قومی اور مقامی طور پر تمام صوبوں میں تقسیم کے لیے امداد اکٹھی کرنے کا انعقاد کیا ۔

یہ مقامی اور بین الاقوامی فنڈ اکٹھا کرنے کی کوششیں مقامی سطح پر سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں رضاکاروں کے نیٹ ورکس کے ذریعے ضروریات پوری کر رہی ہیں۔ جن مقامی تنظیموں کا انٹرویو کیا گیا ان میں سے بہت سی بنیادی طور پر امدادی یا انسانی فلاح و بہبود کی تنظیم کی تنظیمیں نہیں تھیں، لیکن وہ امداد کے ان پیچیدہ نیٹ ورکس کے ذریعے سیلاب سے نمٹنے کا انتظام کر رہی ہیں (باکس دیکھیں)۔ مقامی قیادت کے تحت سول سوسائٹی کے ان ردعمل کی ایک عام خصوصیت مقامی سطح پر حقیقی صلاحیتوں اور انسان دوستی کی معاونت معلوم ہوتی ہے، لیکن حکومت یا بین الاقوامی تنظیموں کی طرف سے اہم اضافی مدد یا امداد کی کمی ہے۔

”سول سوسائٹی کا رد عمل بروقت، اہم اور بہت سے لوگوں کے لئے ملنے والی واحد امداد رہا“

- کائنات ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن، تعلیم پر کام کرنے والی ایک مقامی این جی او نے سیلاب شروع ہوتے ہی مقامی رہائشیوں کو راشن کی تقسیم شروع کی اور ایک طبی کیمپ لگایا ۔ اسے لیگل ایڈ سوسائٹی، مقامی حکومت اور کراچی کے کاروباری حلقوں کی مدد حاصل تھی ۔
- غازی سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن چھوٹی سی غیر منافع بخش تنظیم ہے جو سندھ کے بہت سے اضلاع میں کام کر رہی ہے۔ سیلاب سے قبل یہ زچہ و بچہ کی صحت کے ایک مرکز، ایک ایچ آئی وی اور ایڈز پر ایک مشاورتی مرکز کی معاونت کی اور خواجہ سرا کمیونٹی اور جنسی کارکنوں کے ساتھ کام کیا ۔ جب بارشیں ہوئیں تو انہوں نے خوراک اور غیر خوردنی اشیاء تقسیم کرنا اور اپنے ذرائع سے صحت کے مراکز چلانا شروع کر دیے ۔ ابھی تک ان کو ایک قومی خیراتی ادارے کی طرف سے صرف ۱۵۰،۰۰۰ پاکستانی روپے (۶۷۰ امریکی ڈالر) کی امداد ملی ہے۔
- باہمی رابطے کی بات کریں تو، سندھ کی تنظیموں نے انڈس ڈیموکریٹک نیٹ ورک قائم کر رکھا ہے جس میں ۳۰ رجسٹرڈ سماجی تنظیمیں شامل ہیں، سب سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں فعال ہیں۔ یہ نیٹ ورک اقوام متحدہ کے رابطہ دفتر برائے انسانی امور، عالمی تنظیم برائے ہجرت (IOM) اور بین الاقوامی ریسکیو کمیٹی (IRC) سے رابطے میں رہا ہے۔

بہت سے انٹرویوز سے ابھرنے والا ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ مقامی این جی اوز NGOs کے پاس انسانی فلاح و بہبود کے اقدام میں تربیت یافتہ عملہ نہیں ہے۔ ۲۰۱۰ کے مقابلے میں بین الاقوامی انسانی فلاح و بہبود کی تنظیموں کی نسبتاً کمی نے تربیت اور انسانی وسائل میں کمی چھوڑ دی ہے، جو سیلاب پر ردعمل میں محسوس کیے گئے ہیں۔ بہت سے تربیت یافتہ پاکستانی انسانی ہمدردی کے کارکن اب دنیا بھر میں دیگر بحرانوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دیگر انٹرویو دینے والوں نے نوٹ کیا کہ زمینداروں کی طرف سے فراہم کیے گئے غیر رسمی کیمپ رضاکارانہ اور غیر مربوط تھے، پانی، صفائی ستھرائی اور پناہ گاہ کے لیے سہولیات کی متغیر سطحیں تھیں، اور مشکل سیاق و سباق تھے جن میں کم از کم معیارات کو نافذ کیا جانا تھا۔

مقامی سطح پر امداد کی ہنگامی نوعیت، کوششوں کو مربوط کرنے میں دشواری، اور یکمشت دینے والے عطیات کے مسئلے پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا تھا ۔ ضلعی سطحوں پر مضبوط ہم آہنگی کو مقامی یکجہتی کے اس پھیلاؤ سے فراہم کردہ توانائیوں اور وسائل کو بروئے کار لانے کا بہترین طریقہ سمجھا جاتا ہے۔

اگرچہ پڑوسیوں اور سول سوسائٹی کی سخاوت کو کم نہیں کیا جا سکتا، لیکن مالی طور پر ان کا موازنہ حکومتی اور بین الاقوامی کوششوں کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا ۔ الخدمت، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ، اور اخوت فاؤنڈیشن جیسی سرکردہ تنظیموں کے بارے میں اندازہ ہے کہ اس خطے ان کے پاس (دسیوں ملین کی بجائے) لاکھوں امریکی ڈالر کے بجٹ ہیں۔ خیر خواہوں کے فوری عطیات شاید پہلے ہی ختم ہو رہے ہوں، اور دیگر آفات کے تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ اس طرح کے عطیات کا معیار متغیر ہے۔

رضاکاروں کا وقت ناقابلِ تعین ہے اور بلاشبہ اہم ہے۔ لیکن ان کوششوں کا ۲۰۲۲ میں بحران کے پیمانے سے - یا ۲۰۱۰ میں بین الاقوامی برادری کی طرف سے دیے گئے ردعمل کے پیمانے سے میل نہیں کھاتیں ۔ نتیجے میں، سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو ملنے والی امداد اکثر وقتی، متغیر معیار کی ہوتی ہے اور جیسا کہ کچھ جواب دہندگان نے نوٹ کیا، لوگوں کو معروضی، ضروریات پر مبنی تخمینوں کی بجائے نیٹ ورکس اور رابطوں کی بنیاد پر ہدایت کی جاتی ہے۔

۲٫۳ بین الاقوامی آپریشنل اور مالی امداد

بین الاقوامی انسانی نظام کے ذریعے امداد کی منتقلی قومی اور مقامی کوششوں کے مقابلے میں سست رہی ہے۔ اگست میں اقوام متحدہ کی ابتدائی اپیل ۱۶۰ ملین امریکی ڈالر کی تھی اور اکتوبر میں اسے نظر ثانی کے بعد بڑھا کر ۸۱۶ ملین امریکی ڈالر کر دیا گیا ۔[21] یہ تشویش تھی کہ یہ ابتدائی چھوٹا سا ہدف اس توقع پر مبنی تھا کہ کیا ممکن ہو سکتا ہے (عالمی سطح پر دیگر حالات جیسے کہ یوکرائن میں جنگ کے پیشِ نظر) نہ کہ انسانی ضرورت کا معروضی تخمینہ ۔ اسے غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) اور عطیہ دہندگان نے پیغام رسانی کے طور پر دیکھا کہ صورت حال اتنی سنگین نہیں تھی جتنی حقیقت میں تھی، جس کی وجہ سے ردعمل میں ابتدائی طور پر بنسبت کم بین الاقوامی حمایت حاصل ہوئی جتنی دوسری صورت میں ہوتی ۔ مزید، کچھ NGOs نے بھی اپیل کو تیار کرنے میں مشاورت کا فقدان دیکھا ۔

سول سوسائٹی پر حکومتی پابندیوں اور بڑھتی ہوئی ترقیاتی توجہ کے امتزاج کی وجہ سے، ۲۰۱۰ کے سیلاب سے کے مقابلے میں ۲۰۲۲ میں سیلاب سے پہلے خاطرخواہ عالمی امدادی ایجنسی کی موجودگی اور صلاحیت کم تھی۔ کچھ ایجنسیاں جو پہلے سے موجود تھیں، وہ ان علاقوں میں تیزی سے ردعمل دینے کے قابل تھیں جہاں وہ پہلے سے کام کر رہی تھیں – لیکن سندھ جیسی جگہوں پر، جہاں انسانی فلاح و بہبود کی تنظیموں کی موجودگی بہت کم تھی، اس میں اضافہ کرنا ایک مشکل کام تھا ۔ مزید برآں، جبکہ ۲۰۱۰ میں کلسٹر اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور نچلی سطح پر آپریشنل ہم آہنگی کو سہولت فراہم کی، ۲۰۲۲ میں ہم آہنگی میں معاونت ایک قابل ذکر خلا تھا ۔ اور اگرچہ حکومت نے نقل و حرکت اور پروگرامنگ پر داخلی پابندیوں میں نرمی کی ہے، بین الاقوامی این جی اوز NGOs بین الاقوامی تکنیکی عملے کی اضافی صلاحیت کو لانے کے لیے ویزا حاصل کرنے میں مشکلات کی اطلاع دیتی ہیں۔

[21] OCHA. (2022a). *Revised 2022 floods response plan Pakistan.* 1 September 2022–31 May 2023 (issued 4 October 2022). https://reliefweb.int/report/pakistan/revised-pakistan-2022-floods-response-plan-01-sep-2022-31-may-2023-issued-04-oct-2022; OCHA. (2022d). *2022 floods response plan. Pakistan.* 1 September 2022–28 February 2023 (issued 30 August). https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-2022-floods-response-plan-01-sep-2022-28-feb-2023-issued-30-aug-2022

مقامی شراکت داروں کے ساتھ فریم ورک کے معاہدوں کو پہلے سے موجودگی رکھنے والی ایجنسیوں کو تیزی سے جواب دینے کے قابل بنانے کے طور پر دیکھا گیا ۔ مثال کے طور پر، بین الاقوامی ریسکیو کمیٹی IRC نے سندھ میں ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن (RDF) اور بلوچستان میں میڈیکل ایمرجنسی ریلیف فاؤنڈیشن کے ساتھ شراکت داری کو اجاگر کیا ۔ کنسرن ورلڈ وائڈ Concern Worldwide ایک کمیونٹی پر مبنی آفت سے نمٹنے کی تیاری اور اس سے بحالی کا پروگرام چلا رہا تھا، جو ۱۰۰ سے زیادہ چھوٹی مقامی تنظیموں کے ساتھ کام کر رہا تھا، جس نے اسے فوری جواب دینے کے قابل بنایا ۔ جن کمیونٹیوں کے ساتھ انہوں نے ان کی تیاری میں مدد کے لیے کام کیا وہ مویشیوں، اناج اور اثاثوں کو بچانے کے قابل تھیں۔ مقامی نچلی سطح کی تنظیمیں جن کے ساتھ انہوں نے کام کیا جواب دینے کے قابل تھیں۔ مثال کے طور پر، ہنگامی عطیہ پر اتفاق کرنے کے صرف ۲٤ گھنٹے بعد، ایک مقامی ساتھی ۱,۰۰۰ سے زیادہ طبی مشاورتیں کرنے میں کامیاب رہا ۔

۲۰۲۲ میں پاکستان میں معمولی نشانات ہونے کے باعث، انسانی ہمدردی کے شعبے نے اپنے لیے کم اہداف مقرر کیے ہیں۔ ضرورتیں زیادہ ہونے کے باوجود، پاکستان کے سیلاب سے نمٹنے کے منصوبے میں امداد کے لیے ہدف بنائے گئے لوگوں کی تعداد ۲۰۲۲ میں ۲۰۱۰ کے مقابلے میں ۵۰٪ کم ہے (تصویر ۳)۔

شکل ۳: ۲۰۱۰ اور ۲۰۲۲ میں متاثرہ اور امداد کے لئے ہدف بنائے گئے لوگ (ملین)

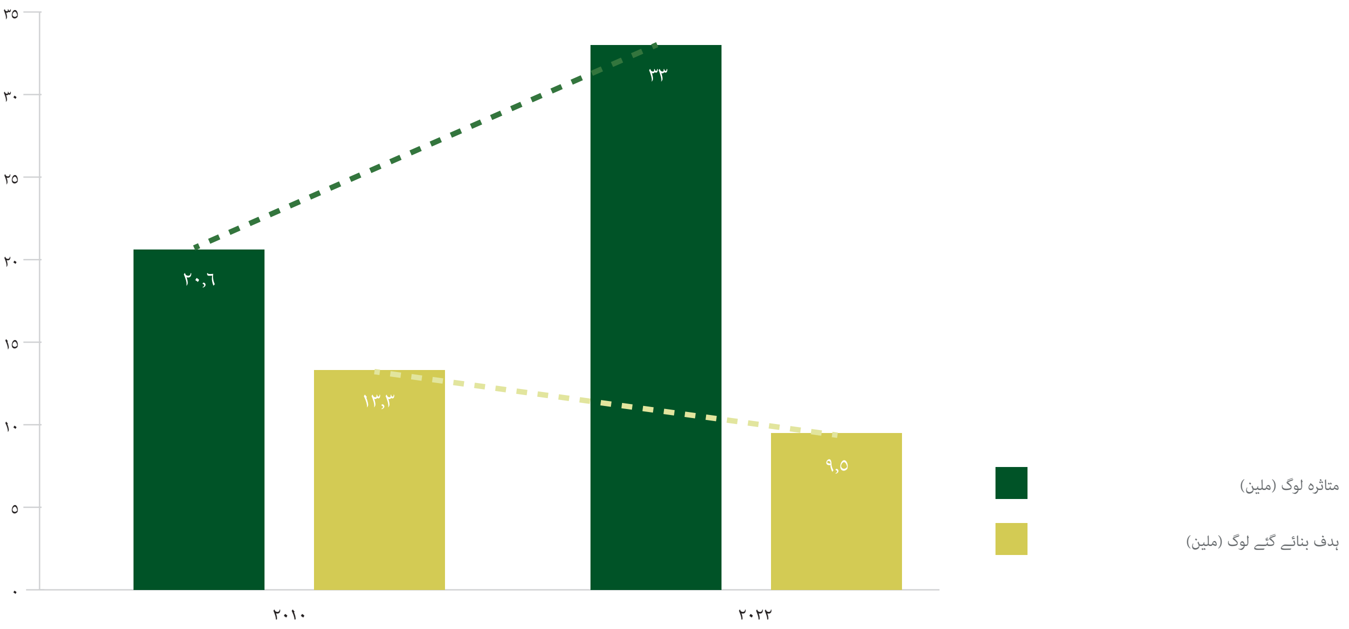

ذریعہ: *OCHA* (۲۰۱۰, ۲۰۲۲*a*)

[نوٹ: ۲۰۱۰ میں متاثرہ اور ضرورت مند لوگوں کا اندازہ لگانے کے لئے ایک مختلف ذریعے کی وجہ سے ۲۰۱۰ میں رد عمل کے منصوبے میں دونوں زمروں کے لیے ایک ہی عدد (۲۰,٦ ملین) استعمال کیا گیا ۔]

اقوام متحدہ کی مالیاتی ٹریکنگ سروس FTS کے مطابق، ۲۹ اکتوبر تک، کل سرکاری انسانی فلاح و بہبود کی بنیادوں پر۲۰۲۲ (پہلے سال) کے لیے مختص کردہ اور تقسیم کردہ امدادی رقوم ۲٦۷ ملین امریکی ڈالر ہے، جو کہ ۲۰۱۰ میں سیلاب کے جواب میں دی گئی امدادی رقوم ۳,۲ ارب امریکی ڈالر) سے کم ہے۔ ایک ہی وقت میں، قومی اور بین الاقوامی مدد گاروں کو دی جانے والی امدادی رقوم کا تناسب تقریباً ایک ہی سطح پر ہے۔ مزید یہ کہ، درکار امداد کے صرف ۲۸٪ پر، پاکستان فلڈ ریسپانس پلان فنڈنگ کوریج کے لحاظ سے ۲۰۲۲ میں ٤۲ موجودہ انسانی فلاح و بہبود کی اپیلوں میں سب سے نیچے ہے۔

شکل ٤: ۲۰۱۰ اور ۲۰۲۲ میں پاکستان کے لئے انسانی فلاحی امداد (ملین ڈالر امریکی)

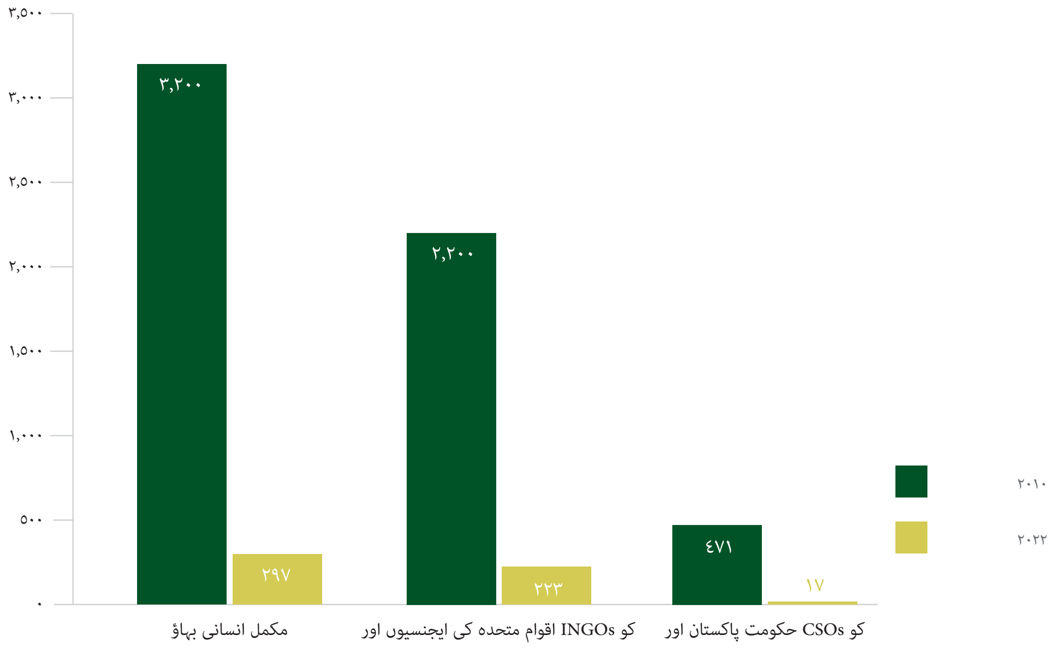

ذریعہ: *UN* ۲۰۲۲ کی فنانشل ٹریکنگ سروس *FTS*

یہ فوری طور پر واضح نہیں ہے کہ غیر مشروط امداد میں یہ فوری چھوڑنا کیوں ہونا چاہیے۔ پاکستان کی حکومت پہلے ہی قابل۲۰۱۰ میں ایک انسانی فلاحی مددگار تھی، پھر جیسا کہ اب آزادانہ ردعمل کے لیے اہم شہری اور فوجی صلاحیتوں کے ساتھ اس بحران کے ردعمل کی قیادت کر رہی ہے ۔ اگرچہ پاکستانی معیشت نے ۲۰۱۰ سے نسبتاً صحت مند ٤ فیصد اوسط سالانہ شرح نمو حاصل کی ہے اور کم درمیانی آمدنی والے ملک کا درجہ حاصل کر لیا ہے، لیکن ایسا لگتا ہے کہ فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فنڈنگ، مواد اور آپریشنل امداد کی فوری ضرورت کو ختم نہیں کیا جائے گا۔ کچھ عطیہ دہندگان نے ہم آہنگی اور معلومات کے اشتراک میں مایوس کن کمی کی اطلاع دی، یہاں تک کہ اکتوبر کے وسط تک - ضمناً کہ یہ ان کی اپنی ایجنسیوں میں وسائل کے لیے بحث کرنے کی صلاحیت کو کمزور کر رہا ہے۔

انٹرویو دینے والوں نے اس بحران کے پیمانے کے مطابق جواب دینے کے لیے مسلسل جدوجہد کا مشاہدہ کیا ۔

"بس ہمیں اس اثر کے پیمانے کا احساس نہیں تھا ۔ ہم نے اپنے نمبروں کی بنیاد جو ہو چکا تھا اسے بنایا، بجائے اس کے کہ یہ کہاں جا سکتا تھا۔ ہم نے ضروریات کو نہیں سمجھا اور نہ ہی اس بارے میں اچھی طرح سمجھا کہ ضروریات کیا ہو سکتی ہیں۔ ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ سیلاب میں کمی نہیں آئے گی، یا زرعی اثرات کا پیمانہ، یا پانی، صفائی، اور حفظان صحت WASH کی ضروریات کتنی جلدی سامنے آئیں گی۔"

بین الاقوامی انسانی فلاحی امداد کے علاوہ، بحران کے بڑے ریلیف مرحلے کے لیے مالی اعانت بھی بین الاقوامی مالیاتی ادارہ IFI سے آئی ہے، جس میں ۳۵۷ ملین امریکی ڈالر بھی شامل ہیں جن کی نشاندہی موجودہ عالمی بینک کے پورٹ فولیو سے کی گئی تھی اور جسے فوری ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کے لیے دوبارہ تیار کیا گیا تھا ۔ تعاون یافتہ سرگرمیوں میں نقد منتقلی (کل کا تقریباً ٦٥٪) اور سامان اور خدمات کی خریداری کے ساتھ ساتھ بحالی اور ہنگامی ردعمل کے لیے کام شامل ہیں ۔ اس کل میں سے، ۲۳۰ ملین امریکی ڈالر کی ہنگامی بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP کی ادائیگیوں میں مدد کے لیے دوبارہ پروگرام کیا گیا ۔ ان بہاؤ کو حقیقی وقت میں ٹریک کرنا مشکل ہے اور ممکنہ طور پر ہنگامی امدادی مرحلے کے لیے بھی انسانی امداد سے زیادہ اہم ہو سکتا ہے ۔ تاہم، اس حد تک کہ وہ عطیات کے بجائے رعایتی قرض کے آلات کے ذریعے بنائے گئے ہیں، ان سے پاکستان کے قرضوں اور معاشی بحران کو مزید بڑھنے کا خطرہ ہے ۔

آفات کے بعد ضروریات کے تعین کی رپورٹ کا آغاز کرتے ہوئے جس میں ١٦,٣ بلین امریکی ڈالر کی امداد کا مطالبہ کیا گیا، پاکستان کے وزراء برائے منصوبہ بندی اور موسمیاتی تبدیلی نے بین الاقوامی عطیہ دہندگان اور آئی ایم ایف کی جانب سے اب تک تعاون کی کمی اور سست کارروائی پر تنقید کی ۔[٢٢] وہ دلیل دیتے ہیں کہ ان بڑے ضیاع اور نقصانات کا تعلق موسمیاتی تبدیلی سے ہے اور یہ کہ عالمی برادری، خاص طور پر ضمیمہ-I کے ممالک کو، موسمیاتی انصاف کے اصولوں کے مطابق اپنے وعدوں اور ذمہ داریوں کا احساس کرنے کی ضرورت ہے۔ وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات احسن اقبال نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ IMF کی مالیاتی پابندیوں کو تنقید کا نشانہ بنایا ۔

”IMF نے پاکستان پر یہ شرط عائد کر دی ہے کہ وہ رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی سے پہلے اپنے ترقیاتی بجٹ کا ٤٠ فیصد بھی خرچ نہیں کر سکتا، جو کہ سخت ہے، نا انصافی، اور غیر منصفانہ اور اسے فوری طور پر واپس لینے کی ضرورت ہے۔

وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی، شیری رحمان، عالمی کمیٹی کے نو ارکان میں سے ایک کے طور پر منتخب ہوئیں جو COP٢٧ کا ایجنڈا ترتیب دے رہی ہیں، نے کہا، "دیگر ممالک کو قرضوں میں ریلیف ملتا ہے، لیکن ہم سے انسانی امداد کی اپیل شروع کرنے کو کہا گیا ہے۔ ہم سیلاب سے متاثرہ آدھے لوگوں کی بھی خدمت نہیں کر سکے۔

٢,٤ متاثر لوگوں کے نقطہ نظر

سب سے زیادہ متاثرہ چار صوبوں میں ٢,٠٠٠ لوگوں کے موبائل ٹیلی فون سروے سے یہ بات سامنے آئی کہ ایک متاثرہ آبادی بڑی حد تک امدادی ردعمل سے مطمئن نہیں اور اپنے مستقبل کے لیے پریشان ہے۔[٢٣]

سروے کے جواب دہندگان ٪٦٤ مرد اور ٪٣٦ خواتین تھے، اور سروے کو جغرافیائی طور پر زیادہ تر سندھ (٦٥٪) کے باشندوں کی نمائندگی کرنے کا ہدف بنایا گیا تھا، جو کہ سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ ہے، باقی بلوچستان، پنجاب اور خیبر پختونخواہ (١١,٦٥٪) کے درمیان مساوی طور پر تقسیم کیے گئے تھے۔ ہر ایک) (تصویر ٥)۔

لوگوں نے فوج کو اس امداد کا سب سے بڑا فراہم کنندہ کے طور پر دیکھا جو انہوں نے پہنچائی، اس کے بعد قومی این جی اوز NGOs، اور پھر غیر رسمی رضاکاروں اور کمیونٹی کی کوششیں ۔ اس کے برعکس، قومی اور مقامی حکام کے بارے میں بہت کم اطلاع دی گئی کہ وہ امداد پہنچاتے ہوئے دیکھے گئے ہیں (تصویر ٦)۔ انتابات کے ساتھ کہ یہ ہمیشہ واضح نہیں ہوتا ہے کہ امدادی رقوم اور مواد کہاں سے آتا ہے، یہ قابل ذکر ہے کہ رضاکاروں، مقامی زمین رکھنے والے (زمینداروں) اور یہاں تک کہ بین الاقوامی این جی اوز NGOs کو امداد فراہم کرنے والے قومی اور مقامی حکومتی حکام سے زیادہ کثرت سے حوالہ دیا گیا ۔

شکل ٥: سروے کے لئے نمونے کی تشکیل (N=2,000)

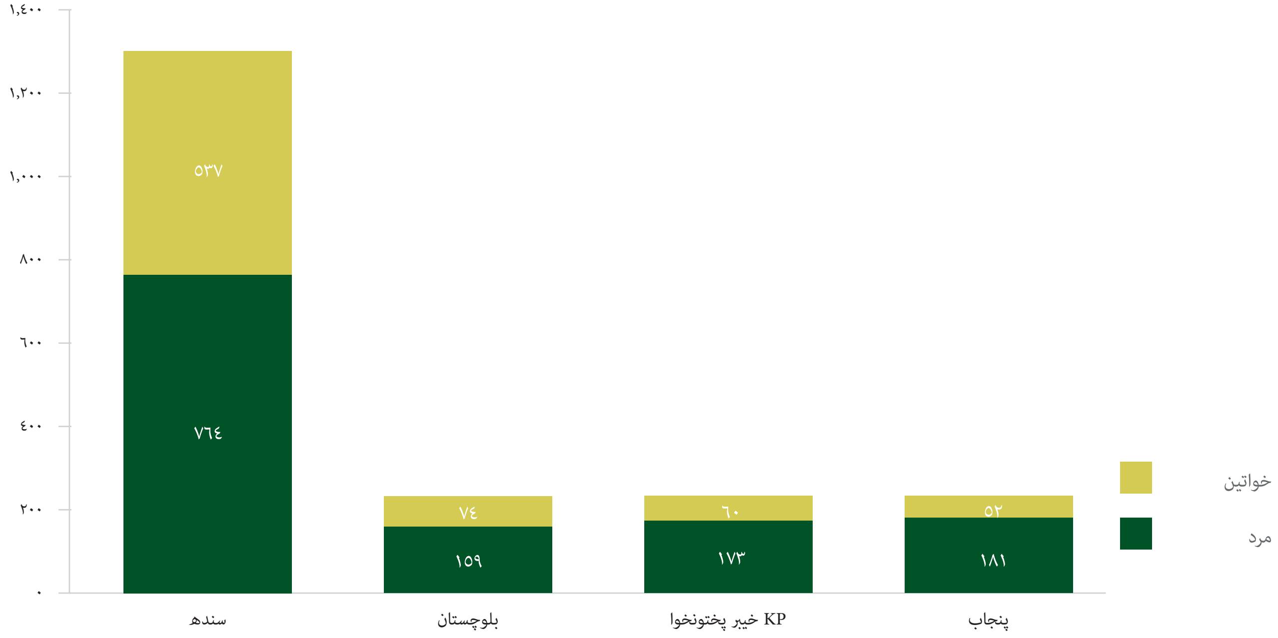

ذریعہ: ہیومینٹیرین آؤٹ کمز/جیو پول

[٢٢] حکومتِ پاکستان، ایشیائی ترقیاتی بینک ADB، یورپی یونین EU، اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام UNDP اور عالمی بینک (٢٠٢٢)۔

[٢٣] یہ سروے ہیومینٹیرین آؤٹ کمز Humanitarian Outcomes کے لیے GeoPoll کی طرف سے، ٢٤-١٣ اکتوبر ٢٠٢٢ میں منعقد کیا گیا ۔

سروے کے جواب دہندگان غیر معمولی طور پر محتاط تھے جب اس بات پر بحث کی گئی کہ آیا انہیں کس قسم کی امداد ملی، ٪۴۳ نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کیا ۔ جواب دینے والے ۱,۱۱۲ لوگوں میں سے اکثریت نے کوئی امداد نہیں دیکھی۔ امداد زیادہ تر غیر خوردنی ریلیف (گھریلو اشیاء اور نقد امداد کی شکل میں ملی (تصویر ۷)۔ یہ بڑی حد تک دو شعبوں سے مطابقت رکھتا ہے جن پر حکومت کے ابتدائی امدادی ردعمل میں زور دیا گیا ہے - فوج کی طرف سے مواد کی تقسیم اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP سسٹم کے ذریعے ادائیگیاں ۔ امداد حاصل کرنے والوں میں سے زیادہ تر نے مزید بتایا کہ یہ یا تو نہیں ہوا یا صرف جزوی طور پر ہوا، ان کی انتہائی ضروری ضروریات کو پورا کیا (تصویر ۸)۔

شکل ٦: آپ نے کس کو امداد فراہم کرتے دیکھا؟

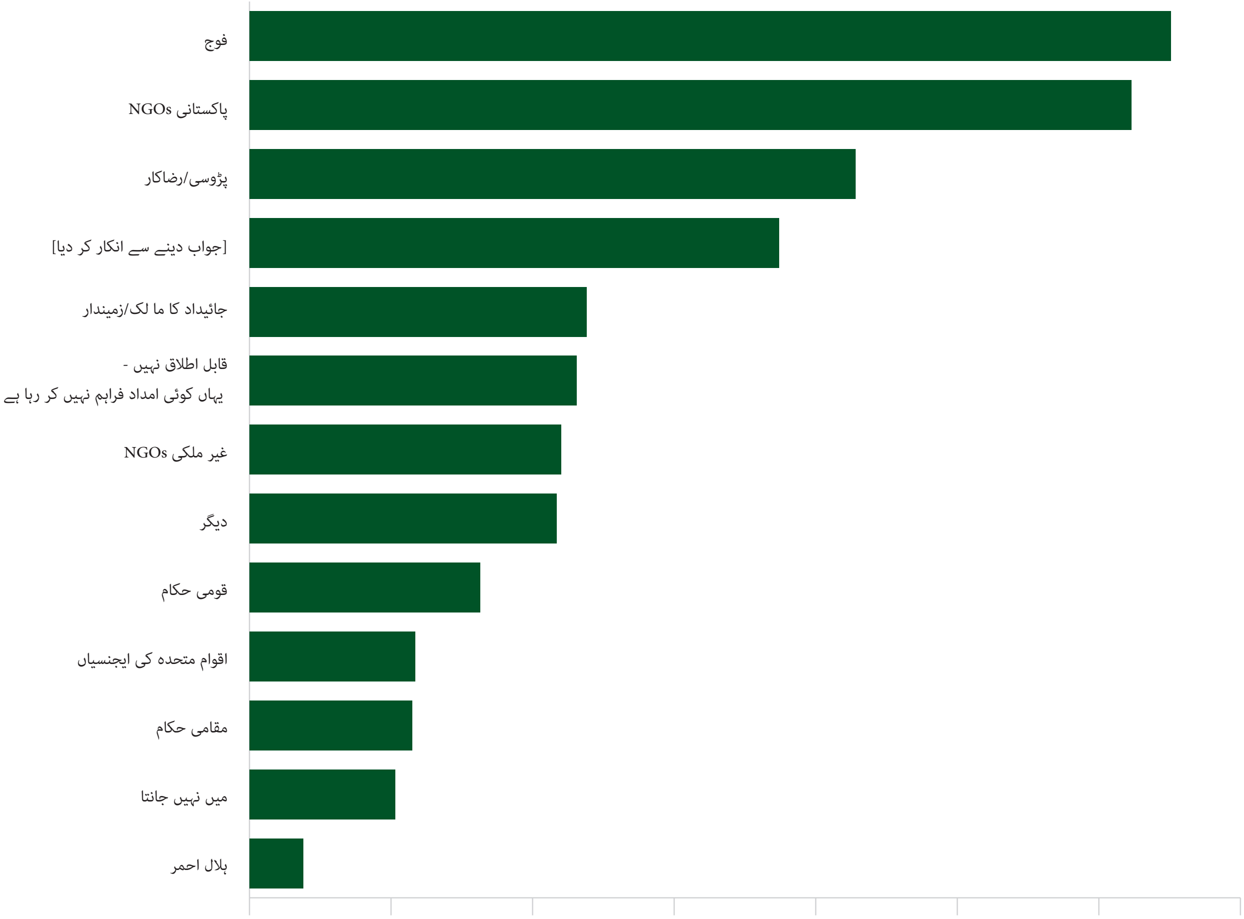

ذریعہ: ہیومینٹیرین آؤٹ کمز/جیو پول

شکل ۷: وصول کی گئی امداد

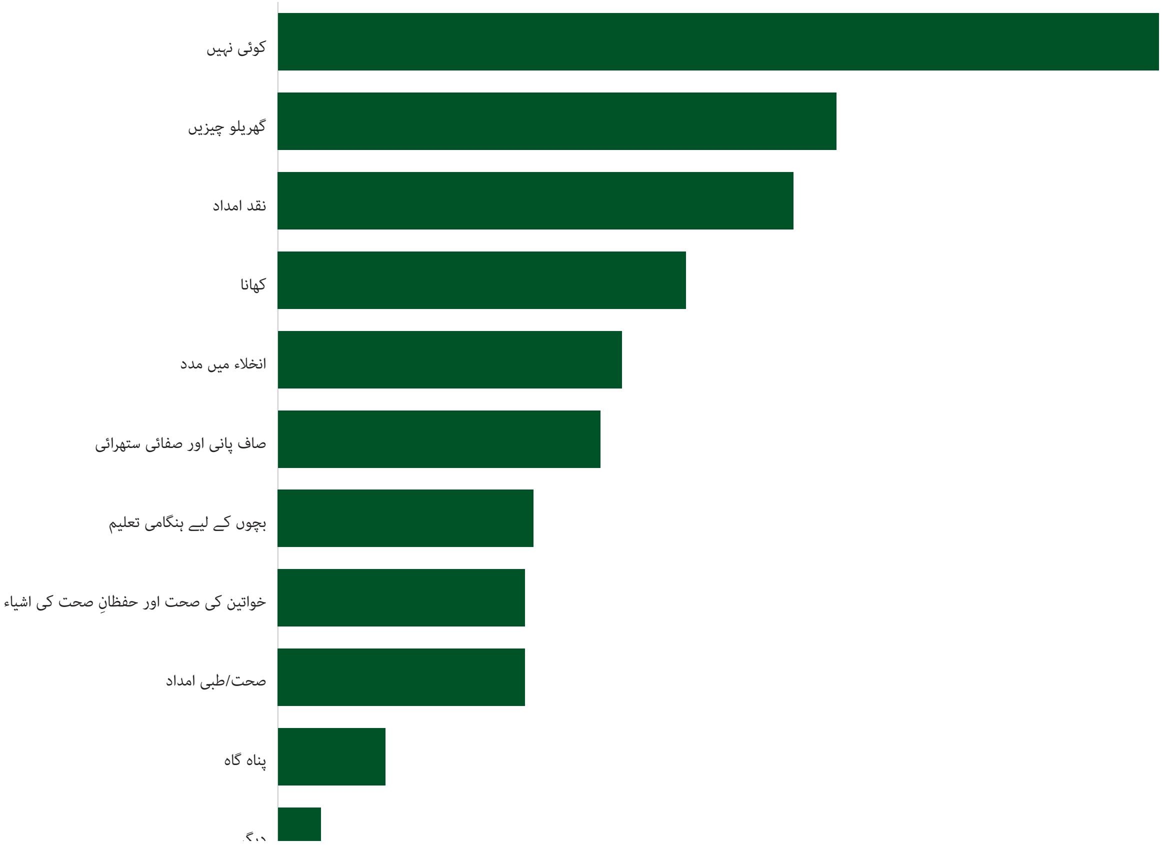

ذریعہ: ہیومینٹیرین آؤٹ کمز/جیو پول

شکل ۸: کیا فراہم کردہ امداد فوری ضروریات پوری کرتی تھی؟

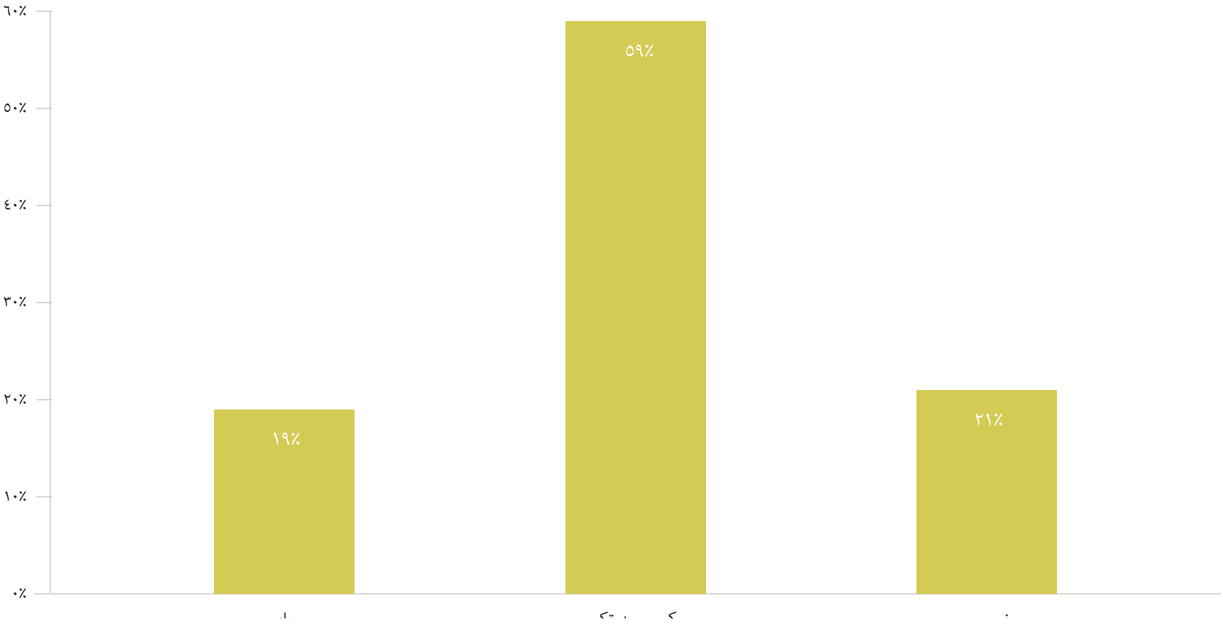

ذریعہ: ہیومینٹیرین آؤٹ کمز/جیو پول

جب مجموعی طور پر ابتدائی امدادی ردعمل پر کارکردگی کی درجہ بندی کرنے کے لیے کہا گیا تو، سب سے عام ردعمل (٤١٪) "ناقص" تھا، جب کہ صرف ٢٪ نے اسے "اچھا" قرار دیا (تصویر ٩)۔

شکل ٩: اگر آفت کے لئے ایک پیمانہ دیا جائے تو گزشتہ دو مہینوں کے دوران اس ہنگامی صورت حال پر رد عمل کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

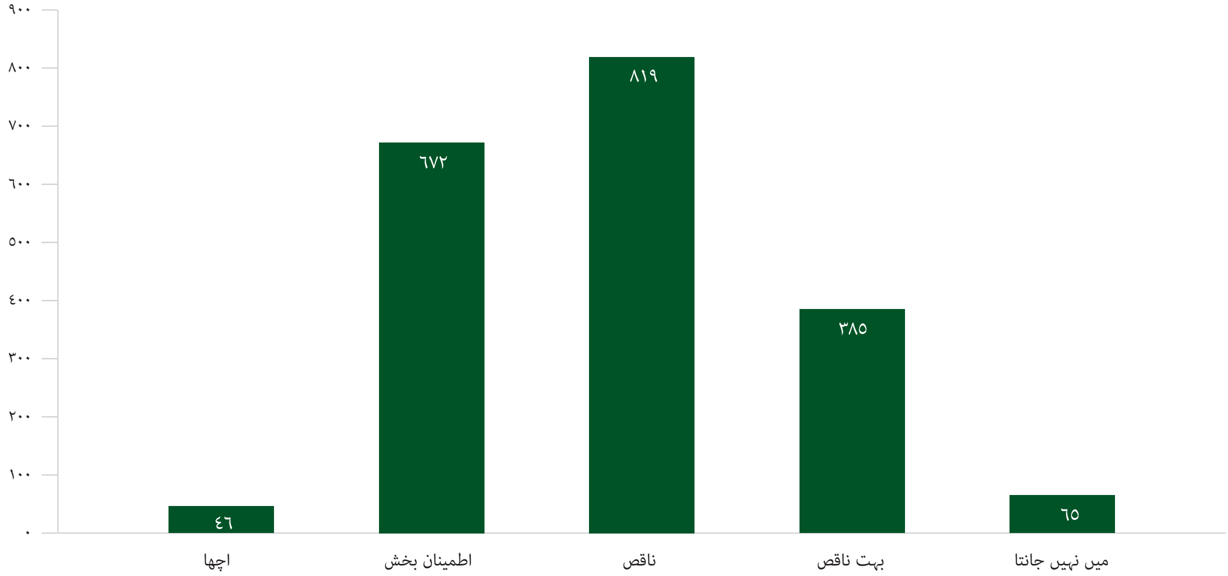

ذریعہ: ہیومینٹیرین آؤٹ کمز/جیو پول

آگے دیکھتے ہوئے، لوگوں نے آنے والے مہینوں کے لیے اپنی دو سب سے بڑی پریشانیوں کی اطلاع دی جو بچوں کی تعلیم میں خلل، صحت کی دیکھ بھال کی کمی، اور بیماریوں کے پھیلنے کے ارد گرد گھومتی ہیں (تصویر ١٠)۔

شکل ١٠: آئندہ مہینوں میں آپ کی سب سے بڑی تشویش کیا ہے؟

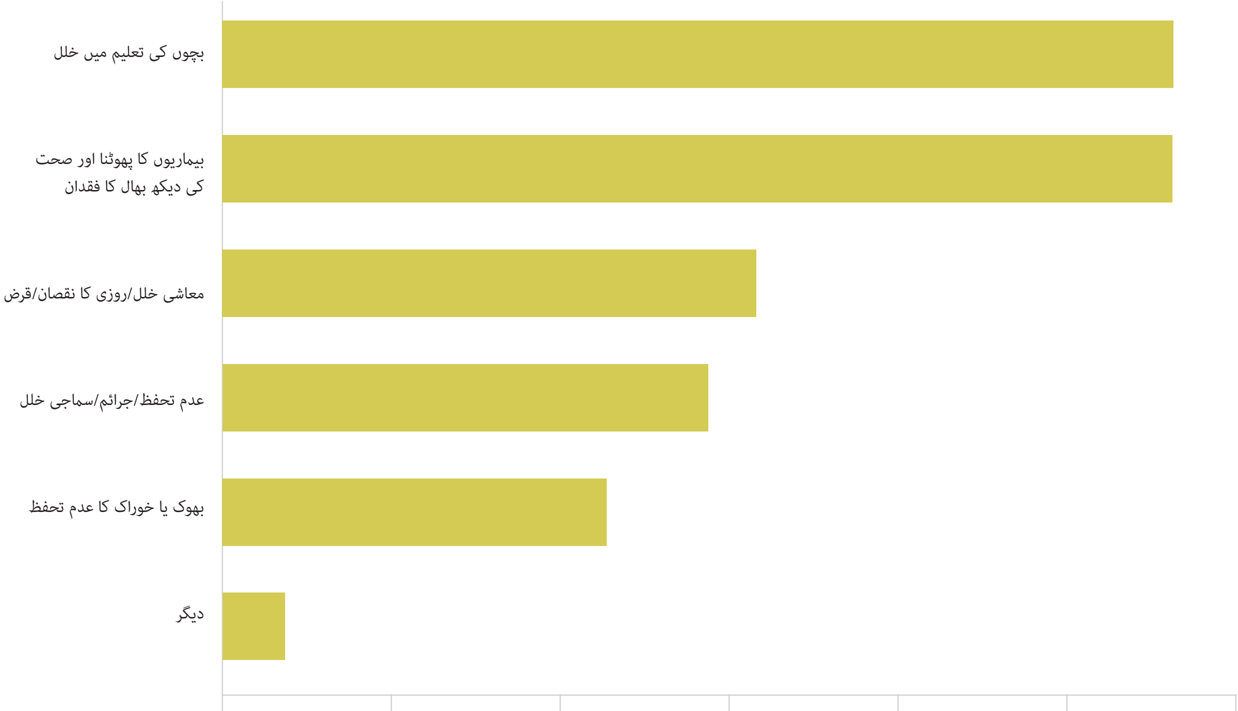

ذریعہ: ہیومینٹیرین آؤٹ کمز *Humanitarian Outcomes/GeoPoll*

صوبے کے لحاظ سے سروے کے نتائج کو توڑنا قابلِ ذکر جغرافیائی تغیرات کو ظاہر کرتا ہے۔ بلوچستان میں جواب دہندگان، جنہوں نے طویل عرصے سے تنازعات، سلامتی کے مسائل، اور این جی اوز NGOs کے لیے آپریشنل پابندیوں کا سامنا کیا ہے، نے معاشی ذریعہ معاش، بچوں کی تعلیم، بیماریوں اور غذائی تحفظ کے بارے میں سب سے زیادہ تشویش کی اطلاع دی ۔ صوبے میں پہلے ہی بچوں اور زچگی کی شرح اموات سب سے زیادہ تھی، سب سے زیادہ غربت کی شرح، اور پاکستان میں سب سے کم شرح خواندگی۔ ایسا لگتا ہے کہ سیلاب حالات کو مزید خراب کرنے کے لیے تیار ہے، سیاسی خطرے میں مزید اضافہ۔

تصویر ۱۱: متاثرہ لوگوں کی سب سے بڑی تشویش، صوبے کے لحاظ سے

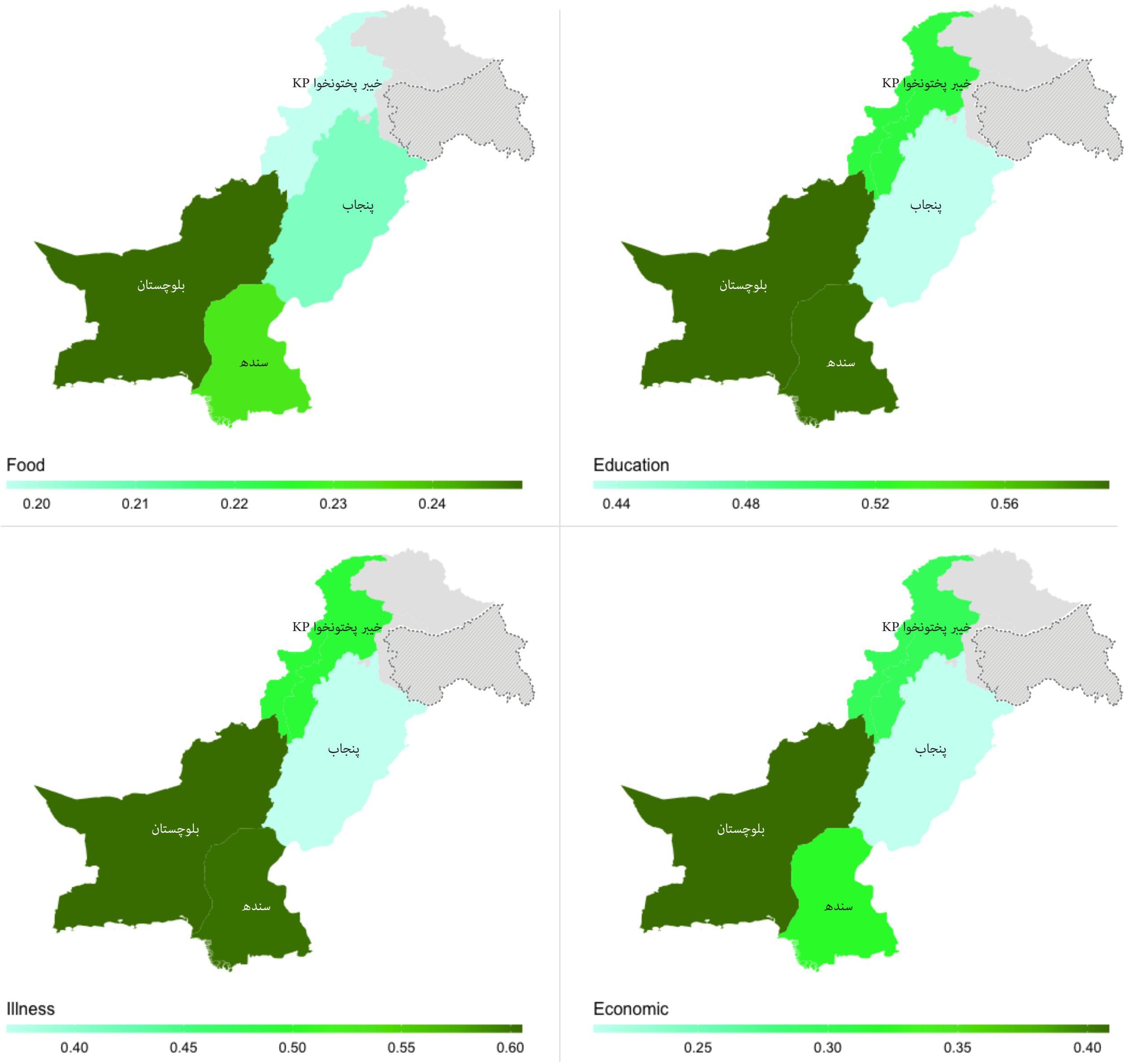

خیبرپختونخوا، اپنے پہاڑی علاقے کی وجہ سے، اور بلوچستان نے ناقابلِ گزر سڑکوں، تباہ شدہ پلوں اور بنیادی ڈھانچے کی کمی سے متعلق نمایاں طور پر اعلیٰ انتظامات کی مشکلات کو بھی نوٹ کیا ۔ دونوں صوبوں میں معاشی ترقی کی خاصی نچلی سطح کو دیکھتے ہوئے یہ کوئی خاص حیران کن بات نہیں ہے۔

بلوچستان اور سندھ میں جواب دہندگان نے بھی بدعنوانی کے بارے میں اعلیٰ سطح پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا اور قومی حکام کی جانب سے کم سے کم ملوث ہونے کا ذکر کیا ۔ جب کہ ان میں سے کچھ نتائج کو صوبوں میں سلامتی کے سامنے درپیش رکاوٹوں اور رسائی کے مسائل کے حوالے سے دیکھا جا سکتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ پنجاب میں جواب دہندگان (جہاں حکومت کرنے والی پاکستان مسلم لیگ ن (PML-N) قائم ہے) نے بدعنوانی کو امداد کی فراہمی میں ایک اہم رکاوٹ نہیں سمجھا، عوامی تاثرات پر نسلی سیاست کے ممکنہ اثرات کو نمایاں کرتا ہے۔ ان خدشات کے باوجود اس بات کی یقین دہانی ہے کہ امدادی کوششوں میں سندھ کو ترجیح دی گئی ہے، جو شدید ترین متاثرہ علاقہ رہا ہے۔

شکل ۱۲: صوبہ کے لحاظ سے امداد میں سب سے بڑی مشکل کے ادراک

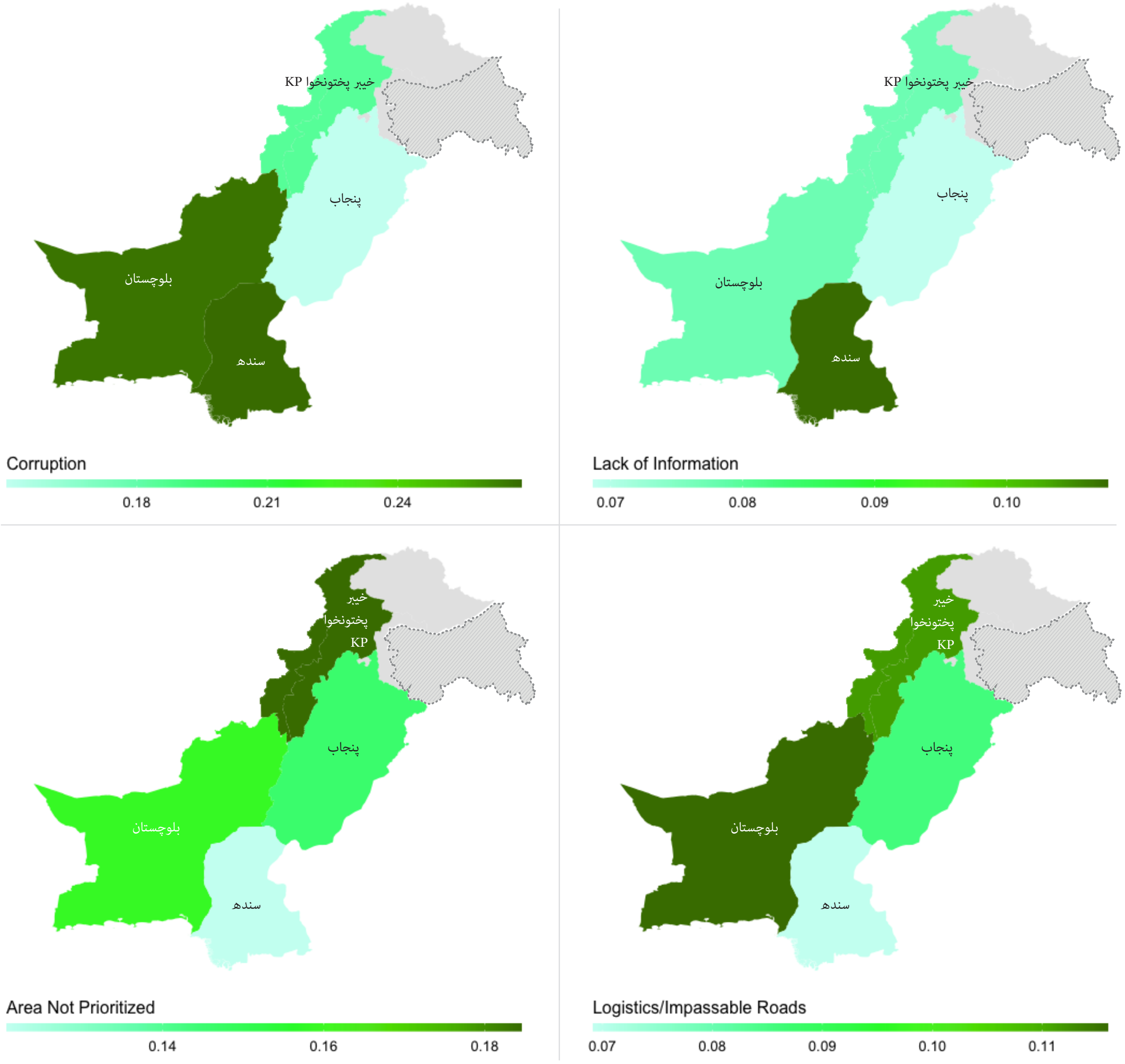

۳٫۱ جھٹکے پر ردعمل دینے والا سماجی تحفظ اور انسانی فلاحی نقد رقم

۲۰۰۹ سے بڑے بڑے پروگراموں کے ایک سلسلے سے عالمی بینک بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP میں معاونت کرتا آ رہا ہے۔ حال ہی میں رجسٹری اپ ڈیٹ کرنے، تعاون کی ترسیل کے طریقوں اور کووڈ-۱۹ کے دوران اضافی تعاون کی فراہمی پر توجہ دی گئی ہے۔ اب سیلاب پر ردعمل کے دوران ان تمام سرمایہ کاریوں اور نظاموں کی جانچ کی جا رہی ہے اور عالمی بینک نے اطمینان محسوس کیا کہ "اسے بہتر یا تیز کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے"۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP کی رپورٹس ہیں کہ انہوں نے اب تک دستیاب ۹۷٫۳٪ فنڈز تقسیم کر دیے ہیں۔ [۲۴] ہنگامی ادائیگیوں کے لئے رقوم کا کچھ حصہ عالمی بینک سے آیا اور اتفاق کیا گیا کہ موجودہ پروگرامز اور قرضوں کے مقاصد کو دوبارہ مرتب کیا جائے گا۔ فی گھرانہ ۱۱۵ امریکی ڈالر کی یہ یک بارگی ادائیگیاں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP کے اندراج سے پہلے ہی لوگوں کو کی جا چکی ہیں۔ لیکن بجٹ کی پابندیوں کے باعث سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں رہنے والے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP کے ۸ ملین سے زائد فائدہ اٹھانے والوں میں سے صرف ۲٫۷۶ ملین کو ادائیگیاں کی جا سکیں، اور اس میں ان لاکھوں لوگوں کو تحفظ نہیں ملا جو نئے سیلاب سے متاثر ہوئے تھے۔ نئے فائدہ اٹھانے والوں کے لئے بذات خود رجسٹریشن سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کھول دی گئی ہے لیکن تا حال سیلاب سے متاثرہ نئے خاندانوں کی شمولیت کے کوئی اعداد و شمار نہیں ہیں ۔

انٹرویو دینے والوں نے ایک مسئلہ یہ اٹھایا کہ اس رد عمل کو ان کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے طور پر دیکھا گیا لیکن ابتدائی طور پر اس کے ساتھ ساتھ مزید تعاون برائے کفالت بھی درکار تھا ۔ جہاں سروے کے نصف شرکا (۴۷٪) نے بتایا کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP کے لئے ان کے علاقے میں نئی رجسٹریشن ہو رہی تھیں، وہیں صرف ۱۳٪ نے بتایا کہ اب تک انہیں کوئی نقد امداد ملی تھی۔

۳٫۲ صحت، پانی، صفائی، اور حفظان صحت (WASH) اور پناہ

رد عمل کے ابتدائی چند مہینوں میں سب سے بڑے خدشات کا تعلق بہت بڑی تعداد میں لوگوں میں وبائی امراض کا پھیلاؤ، کھڑا پانی، پانی کی ناکافی سہولیات، ذاتی صفائی ستھرائی اور پناہ سے ہے۔

سندھ اور بلوچستان میں پانی اور جانوروں اور حشرات سے پھیلنے والی بیماریوں اور صحت کی دیکھ بھال کے مسائل میں اضافہ ہوا ہے۔ سندھ کے بد ترین متاثرہ اضلاع کے ایک کثیر شعبہ جاتی ضروریات کے تعین میں۳۷٪ شرکاء نے بتایا کہ ان کا قریب ترین صحت کا مرکز کام نہیں کر رہا تھا ۔ [۲۵] نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی NDMA نے رپورٹ دی ہے کہ صحت کے مراکز کو نقصان پہنچا ہے یا بالکل تباہ ہو گئے ہیں اور ضروری ادویات اور طبی سامان کے ذخائر کی کمی کی بھی اطلاعات دی ہیں۔
اندازوں کے مطابق آبی بنیادی ڈھانچے اور صفائی کی سہولیات کی تباہی کے باعث ۵٫۵ ملین لوگوں کو پینے کے صاف پانی تک کوئی رسائی حاصل نہیں رہے گی۔ [۲۶]

سیلاب سے بد ترین متاثرہ علاقوں سے رپورٹوں سے قابل انتقال بیماری کے بڑے اور بڑھتے ہوئے واقعے کا پتہ چلتا ہے۔ یہ اہم ترین فوری خطرہ بھی ہے جس کا اظہار اس مطالعے میں معلومات فراہم کرنے والوں نے اکثر کیا ہے۔ دستیاب اعداد و شمار تجویز کرتے ہیں کہ اس معاملے میں نگرانی کے قیام کا عمل سست رہا ہے۔ اپنی ۱۴ اکتوبر کی صورت حال کی رپورٹ میں عالمی ادارہ صحت WHO نے اطلاع دی ہے کہ نگرانی کا ہنگامی نظام (ای ڈی ایس ایس) "حتمی طور پر تیار کر کے عمل میں لایا جا چکا ہے۔" [۲۷] رد عمل کے ٹائم فریم میں یہ دیر سے ہے، خصوصاً ۲۰۱۰ کے مقابلے میں جب وبائی امراض کی اہم تفصیلات کے ہفتہ وار بلیٹنز رد عمل میں اس سے قبل جاری کیے جا رہے تھے۔ عالمی ادارہ صحت WHO کے بلیٹن میں بھی اطلاع دی گئی ہے کہ خسرہ کے کیسز ریکارڈ نہیں کیے جا رہے ۔ یہ تشویش کی بات ہے کہ ہیضے کے مصدقہ کیسز بالکل ہی غائب ہیں جس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ کیسز ہیں ہی نہیں، بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ تشخیصی صلاحیت مفقود ہے۔

[۲۴] (Pakistan Today. (2022, 25 October. بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام *BISP* کا کہنا ہے کہ انہوں نے متاثرین کے درمیان سیلاب کی امداد کا *97* فی صد تقسیم کر دیا ہے۔ https://www.pakistantoday.com.pk/2022/10/25/bisp-says-it-disbursed-97-percent-of-flood-relief-cash-assistance-among-affectees/

[۲۵] خیبر پختونخوا، پنجاب اور سندھ کی صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز (2022)۔

[۲۶] (OCHA (2022c.

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں پہلے سے موجود صحت کی نگہداشت کی صلاحیت خاص طور پر بہت اچھی نہیں تھی۔ ذاتی خرچ پر صحت کی دیکھ بھال کے خرچ کے مطالعوں سے صحت کی دیکھ بھال کے نجی ذرائع پر بہت زیادہ انحصار کا پتہ چلتا ہے – ایک ایسی بات جس کی تصدیق ان علاقوں میں کلیدی معلومات فراہم کرنے والوں نے بھی کی ہے۔[۲۸] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غریب ترین لوگ صحت کے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے سب سے کم تیار ہوں گے۔ مزید یہ کہ بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان اور آبادی کی منتقلی سے حفاظتی ٹیکوں کی مہمات میں تعطل سے روکی جا سکنے والی بیماریوں کے پھوٹ پڑنے کا خطرہ ہے۔

جب آفت کے فوری بعد ان کی اہم ترین تشویش کے بارے میں پوچھا گیا تو چاروں صوبوں سے سروے کے شرکاء نے بیماری کے خطرے اور صحت کی عدم نگہداشت کے مساوی بچوں کی تعلیم میں تعطل کا حوالہ دیا (شکل ۱۰)۔ صحت کے خدشات بلوچستان اور سندھ میں خاص طور پر واضح تھے اور آنے والے سرما کے موسم میں ان کے بد تر ہونے کے خدشات ہیں۔

۳٫۳ تحفظ، صنف اور اخراج

صنف، تحفظ اور اخراج سے متعلقہ سنگین مسائل سیلاب پر امدادی رد عمل مزید مشکل بنا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، صورت حال کی رپورٹوں اور اپیلوں میں نوٹ کیا گیا کہ ٦٥٠,٠٠٠ خواتین کو زچہ کی خدمات تک رسائی درکار ہے۔[۲۹] منتقلی کے بے قاعدہ مقامات پر مختلف صنفوں کے لئے مختلف بیت الخلا اور غسل خانوں کا کافی تعداد میں نہ ہونا سلامتی کے لئے ایک سنگین مسئلہ ہے اور جن جگہوں پر خواتین کو سماجی پابندیوں کے باعث خاندان سے باہر کے مردوں میں گھلنے ملنے کی اجازت نہیں وہاں کچھ بے گھر افراد کو کیمپوں میں جا کر بھی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔[۳۰] یہ اور دیگر مسائل صنفی تشدد کے خطرات کم کرنے پر خصوصی توجہ کا تقاضا کرتے ہیں۔

سیلاب سے متاثر ہونے والے لوگوں کی بڑی تعداد اور حالیہ رد عمل کی حدود کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو انتہائی کم یا بالکل بھی امداد نہیں ملی – اور یہ کہ امداد سے محروم رہ جانے والے خصوصی گروہوں کو توجہ کی ضرورت ہے۔ اس مطالعے کے لئے سیلاب سے متاثرہ جن لوگوں کے انٹرویوز لیے گئے انہیں بہت معمولی امداد ملی ہے۔ ایک شخص کے تو الفاظ یہ تھے کہ "کوئی بھی ہماری مدد نہیں کر رہا؛ ایک بار اسسٹنٹ کمشنر صاحب آئے تھے؛ انہوں نے فہرست حاصل کی اور پھر غائب ہی ہو گئے ۔ این جی اوز NGOs اور حکومت کا ہمارے گاؤں میں کوئی وجود ہی نہیں ہے۔"

تمام تر دیہی پاکستان میں سیلاب سے بد ترین متاثرہ علاقوں میں بڑے بڑے زمین دار ہیں اور بہت سے بغیر زمینوں کے ہیں جنہیں بلند سطحوں پر قرضوں اور غربت کا سامنا ہے۔ ملک کے عالمی بینک کے ۲۰۲۰ کے ایک باقاعدہ اندازے میں دلیل دی گئی ہے کہ "زمین کی غیر منصفانہ تقسیم پاکستان میں اشرافیہ کے تسلط اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافے کی بنیادی وجہ ہے"۔[۳۱] سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں غریب اور نظر انداز کیے گئے لوگ اکثر اپنے زمین داروں اور اعلیٰ سیاسی سرپرستی پر مبنی نظام سے انتہائی غیر متوازن تعلق میں بندھے ہیں جس سے اس بات پر بھی اثر پڑتا ہے کہ کون امداد کی تقسیم میں شامل ہوتا ہے۔ ضروریات کی حالیہ تیز تر تخمینہ کاری میں ۳۱٪ کلیدی شرکاء نے "سیاسی وابستگی/روابط" کو امداد وصول کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ قرار دیا ۔[۳۲] اسی طرح اس جائزے کے لئے کیے گئے سروے میں معلوم ہوا کہ متاثرہ افراد نے امداد کی وصولی میں "بد عنوانی" کو دوسری سب سے بڑی رکاوٹ قرار دیا (شکل ۱۳)۔

ان گہری جڑوں والے سرپرستی اور سیاسی معیشت والے نظاموں سے نمٹنا انسانی امداد دینے والوں کے لئے ممکن نہیں ہوتا – لیکن اس سے سرپرستی والے نیٹ ورکس سے رہ جانے اور دفتری امداد سے الگ کیے جانے والوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت پر روشنی پڑتی ہے۔ ہدف بنانے اور تقسیم کے اپنے ہی نظاموں میں ان خارج کردہ لوگوں کی طرف توجہ دلانے میں اور مقامی اور قومی سطحوں پر فیڈ بیک اور احتساب کے ایسے طریقوں کی حمایت کرنے میں بین الاقوامی معاونتی مددگاروں اور سماجی سوسائٹی کا کردار ہوتا ہے جن سے لوگ غیر منصفانہ اخراج پر سوال اٹھا سکیں۔

[۲۷] عالمی ادارہ صحت (WHO)۔ (2022). *Pakistan floods situation report.* Issue 2, 14 October 2022. https://www.who.int/publications/m/item/pakistan-floods-situation-report-issue--2---14-october-2022

[۲۸] Khalid, F., Raza, W., Hotchkiss, D.R., and Soelaeman, R. H. (2021). *Health services utilisation and out-of-pocket (OOP) expenditures in public and private facilities in Pakistan: An empirical analysis of the 2013-14 OOP health expenditure survey.* BMC Health Services Research 21, 178. https://doi.org/10.1186/s12913-021-06170-4

[۲۹] Parbhu, M. (2022, 23 September). *Pakistan's flood crisis is particularly tough on poor women. Here's why.* VaccinesWork, Gavi. https://www.gavi.org/vaccineswork/pakistans-flood-crisis-particularly-tough-poor-women-heres-why

[۳۰] Ibid.

[۳۱] Redaelli, S., Mohib, A.S., Aslam, Z., Varela, G.J., Nasir, J.L, Mohammad, B.G, and Economou, P. (2020). Islamic Republic of Pakistan: Levelling the playing field. Systematic country diagnostic. World Bank. https://openknowledge.worldbank.org/bitstream/handle/10986/34549/Pakistan-Systematic-Country-Diagnostic-Leveling-the-Playing-Field.pdf?sequence=4

بحالی میں معاونت کی منصوبہ کرتے ہوئے زمین کے حقوق، گھرانے کے قرضے کی سطح اور بڑی حد تک معمولی مزدوری پر انحصار کرنے والے لوگوں کی ضروریات پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہو گی۔ اگر امداد کی توجہ جزوی طور پر گھر کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی پر مرکوز ہے تو احتیاط کی جانی چاہیے کہ وہ لوگ نہ رہ جائیں جن کے پاس زمین یا گھروں کی ملکیت نہ ہو، اور گھر کرائے پر لینے والے اور کرائے کی مارکیٹوں پر بھی توجہ دی جانی چاہیے۔ نظر انداز کیے جانے والے نقصانات کے لئے بھی خصوصی ضروریات ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر ۲۰۱۹ کی انسانی فلاحی امداد اور خوشحالی کو متاثر کرنے والے عوامل کی کثیر سالہ رپورٹ میں منشیات کی عادت کا غیر معمولی پیمانہ دیکھا گیا ۔ [۳۳] خواجہ سرا کمیونٹی کے ساتھ کام کرنے والے ایک انٹرویو دینے والے نے بتایا کہ کمیونٹی کو احساس تھا کہ انہیں رد عمل دینے میں پیچھے چھوڑ دیا گیا ہے اور انہیں ڈر ہے کہ بحالی اور تعمیر نو کے مرحلے میں انہیں مزید نظر انداز کیا جائے گا۔ پناہ گزین، بوڑھوں اور معذور افراد کو بھی مخصوص نقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ [۳۴]

کس کو امداد ملے اور کن تنظیموں کو امداد دینے میں تعاون مہیا کیا جائے، ان معاملوں میں انٹرویو دینے والوں نے امداد کی تقسیم میں سیاسی مداخلت کے خدشات نوٹ کیے ۔ سیلاب سے بحالی کی "بہترین صورت حال" کی تصویر کشی کرتے ہوئے ڈاکٹر سلہری (ایگزیکٹو ڈائریکٹر، سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ SDPI) نے نوٹ کیا کہ سیاسی درجہ حرارت کم کرنے اور ۲۰۲۳ میں انتخابات کی دوڑ میں سیاسی عدم استحکام کم کرنے کی ضرورت ہے۔ [۳۵]

روئیٹرز نے سیٹلائٹ کی تصاویر پر مبنی ایک تجزیے میں سندھ کے شہروں اور قصبوں کے گرد سیلاب کی حدود دکھائیں، جن میں سے اکثر شدید متاثر تھے۔ [۳۶] اس کے باوجود اندازوں، بین الاقوامی امداد کی دستاویزات اور صورت حال کی رپورٹوں میں ابھی تک دیہی علاقوں پر ہی توجہ کی گئی ہے۔ انٹرویو دینے والوں نے خطرے کے لئے حساس شہری علاقوں کی ترقی اور منصوبہ بندی پر مزید دھیان دینے کی ضرورت محسوس کی ۔

جن متاثرہ افراد سے سروے کیا گیا انہوں نے اس بارے میں عدم اعتماد کا اظہار کیا کہ امداد کا ہدف وہ علاقے تھے جہاں اس کی ضرورت سب سے زیادہ تھی۔ جب امداد کی ترسیل میں رکاوٹوں کا پوچھا گیا تو زیادہ تر نے سب سے زیادہ ضرورت مندوں کو ترجیح دینے کی کمی کا بتایا ۔ اس حقیقی اخراج کو بد عنوانی کے ہمراہ سیلاب کی امداد میں درپیش ترسیل کی مشکلات سے بھی بڑی رکاوٹ کے طور پر ریکارڈ کیا گیا ۔

۳۲ خیبر پختونخوا، پنجاب اور سندھ کی صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز (2022)۔

۳۳ Levine, S. and Sida, L. (2019). *Multi-year humanitarian funding in Pakistan.* HPG report. https://cdn.odi.org/media/documents/Multi-year_humanitarian_funding_in_Pakistan.pdf

۳۴ UNHCR. (2022). *Pakistan flood response. UNHCR supplementary appeal.* https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-flood-response-unhcr-supplementary-appeal-september-2022-december-2023.; HelpAge. (2022). *Pakistan floods: Rapid needs assessment of older people* https://www.helpage.org/silo/files/pakistan-floods--rapid-needs-assessment-of-older-people-24-oct.pdf; Ageing & Disability Task Force (ADTF). (2022). *ADTF (Ageing & Disability Task Force) supporting floods response in Pakistan.* https://reliefweb.int/report/pakistan/adtf-ageing-disability-task-force-supporting-floods-response-pakistan

۳۵ Suleri, A.Q. (2022, 16 October). *Guest editorial: Assessing post flood scenarios.* Pakistan News. https://www.thenews.com.pk/tns/detail/999919-guest-editorial-assessing-post-flood-scenarios

۳۶ Bhargava. A., Scarr, S., Kiyada, S., Chowdhury, J. and Katakam, A. (2022). *Submerged cities.* Reuters. https://graphics.reuters.com/PAKISTAN-WEATHER/FLOODS/zgvomodervd/

شکل ۱۳: آپ کے خیال میں آپ کے علاقے میں لوگوں تک امداد کے پہنچنے میں درپیش سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

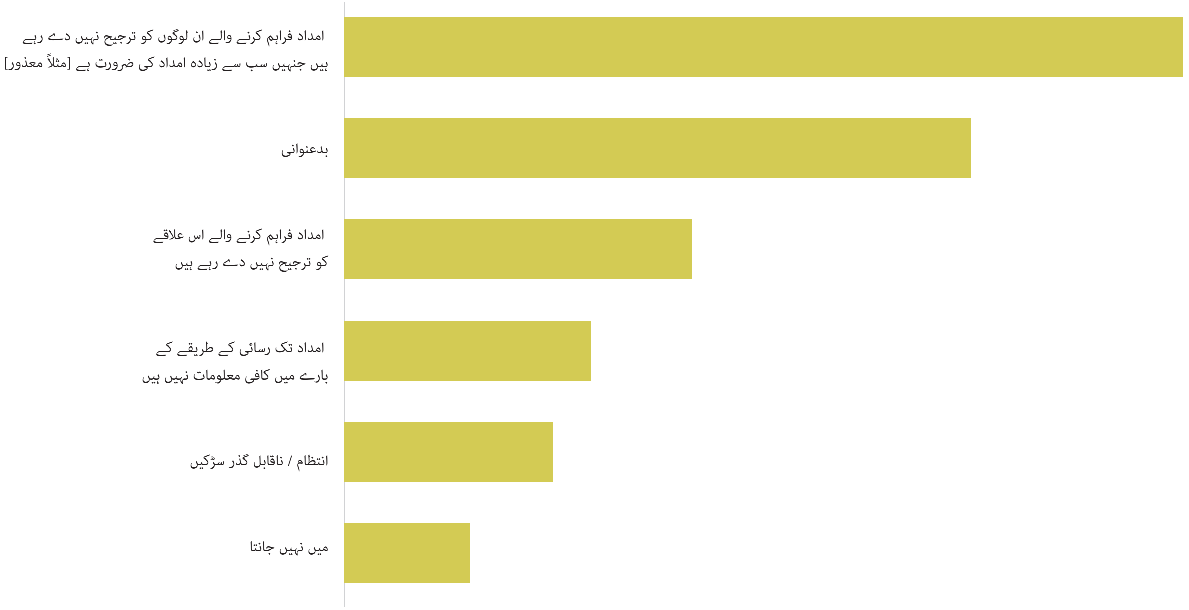

ذریعہ: ہیومینٹیرین آؤٹ کمز/جیو پول

۳٫۵ ہنگامی حالات میں معلومات

متاثرہ آبادی سے سوالناموں کے جوابات تجویز کرتے ہیں کہ بعض علاقوں میں معلومات کی امدادی ضرورت پوری ہی نہیں ہو رہی ۔ جب پوچھا گیا کہ آیا انہیں علم ہے کہ امداد کی دستیابی اور اہلیت کی معلومات کہاں سے حاصل کریں تو زیادہ تر لوگوں نے "نہیں" کہا، یا یہ کہ انہیں علم نہیں تھا (شکل ۱٤)۔ خاص طور پر پنجاب کے علاقوں میں یہ بات زیادہ صحیح تھی جہاں جواب دینے والوں میں سے صرف ۲۷٪ نے جواب دیا کہ "ہاں"، جب کہ ۵۲٪ نے جواب دیا کہ "نہیں"، ۱۲٪ نے مجھے معلوم نہیں اور ۷٪ نے جواب دیا کہ "جزوی طور پر" ۔

شکل ۱٤: کیا آپ کو ان معلومات تک رسائی ہے کہ آپ کے علاقے میں کیا تعاون دستیاب ہے اور کون اس کے لئے اہل ہے؟

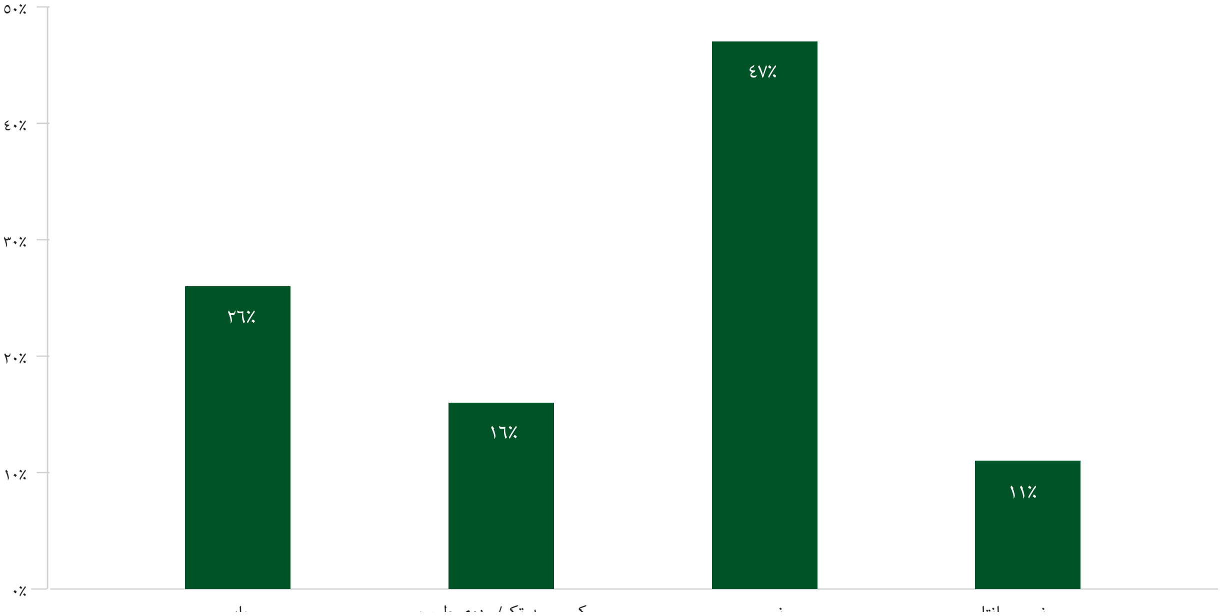

ذریعہ: ہیومینٹیرین آؤٹ کمز/جیو پول

متاثرہ افراد کے بارے میں ناکافی معلومات، صورت حال اور ضروریات کے بارے میں بڑے پیمانے پر اچھی معلومات کی کمی کی عکاسی کرتے ہیں۔ بے گھر ہونے اور ضروریات سے متعلق اعداد و شمار حکومت کے وسیع اندازوں پر مبنی ہیں۔ مثال کے طور پر ۳۳ ملین متاثرہ افراد کی تعداد تک پہنچنے کے لئے ۸۹ متاثرہ اضلاع کو گزشتہ مردم شماری کی بنیاد پر ان کی ٪۶۰ آبادی سے ضرب دی گئی ۔

جہاں بھی امداد پہنچائی جاتی ہے، زیادہ تر لوگوں کو علم ہی نہیں ہوتا کہ کسی خدشے یا شکایت کا اظہار کیسے کریں۔ بلوچستان میں ضروریات کی تیز تر تخمینہ کاری میں رپورٹ کیا گیا کہ جن کمیونٹی ممبران کے انٹرویو کیے گئے ان میں سے ٪٦٤ جانتے ہی نہیں تھے کہ امداد کی تقسیم یا رسائی کے بارے میں شکایت کیسے کی جائے۔ [۳۷]

حکومتی اور سول سوسائٹی کی قیادت میں ہونے والے رد عمل میں بین الاقوامی انسانی فلاحی مددگاروں کا درست کردار معلوم کرنا

بین الاقوامی امداد کی درخواستوں نے قومی اور مقامی کوششوں کی معاونت میں اور اس کا ساتھ دیتے ہوئے درست طور پر بین الاقوامی ردعمل دیا ۔ البتہ بہت سارے لوگوں نے دیکھا کہ اقوام متحدہ کی ابتدائی درخواست اور اب تک کی گئی فنڈنگ کی سطح ضرورت کی سطح کے مقابلے میں بہت کم رہی ہے۔ اب ایک نئے اور تازہ کردہ اپیل کے ساتھ اس پر جزوی نظر ثانی کی گئی ہے۔ جہاں نظر ثانی کردہ رقم 816 ملین امریکی ڈالروں کے ساتھ پانچ گنا زیادہ ہے، وہیں تا حال اس میں اچھی طرح تعاون نہیں کیا گیا کیوں کہ ابھی تک 30٪ سے بھی کم رقم جمع ہو پائی ہے۔ یہ بالکل بہت تھوڑی ہے، بہت دیر سے ہے اور تجویز کرتی ہے کہ بین الاقوامی انسانی نظام کو اس بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے کہ یہ اپنے محدود وسائل کے ساتھ کیا کر سکتا ہے۔ بین الاقوامی امداد کو قومی قیادت میں کی گئی کوششوں میں معاون کی سطح پر رکھنا نا کافی بین الاقوامی ردعمل کے لئے کوئی بہانہ نہیں بن سکتا ۔

اس کے برعکس، جیسے اوپر تفصیلات دی گئی ہیں، سول سوسائٹی کا رد عمل بر وقت، اہم اور بہت سوں کے لئے ملنے والی واحد امداد رہا ۔ یہ کوئی حیران کن بات نہیں اور حالیہ سالوں میں زیادہ تر قدرتی آفات کی تباہی پر رد عمل کی حالت کی عکاسی کرتی ہے۔ بعض گروہوں کو بین الاقوامی این جی اوز NGOs، اقوام متحدہ اور ریڈ کراس اور ہلال احمر تحریک نے مدد دی ہے اور بعض کو بین الاقوامی مددگاروں کی پیشگی تیاری سے فائدہ ہوا ۔ لیکن ایک بڑی اکثریت اپنے وسائل میں رہ کر کام کر رہی ہے اور بین الاقوامی امداد سے ان کا رابطہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ضروری معیار قائم رکھنے کے عوامل بین الاقوامی مددگاروں کے لئے چھوٹی اور ابھرتی ہوئی تنظیموں کے ساتھ فوری تعاون کرنا مشکل بنا دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ضروری پروگرامز چلانے والی بڑی قومی تنظیموں، جیسے اخوت فاؤنڈیشن، نے بھی انسانی فلاح و بہبود کی تنظیموں سے رابطہ کرنا مشکل پایا کیوں کہ یہ روایتی فلاح و بہبود کی تنظیمیں نہیں ہیں۔

رضاکار اور کمیونٹی کی قیادت میں مقامی سطح پر چلنے والے اور بین الاقوامی امداد کے رد عمل کے درمیان (جب دونوں زیادہ تر ایک دوسرے کے متوازی چل رہی ہوں) رابطے کا فقدان اتنا اہم نہ رہتا اگر فراہم کردہ امداد ان کے رد عمل کی تکمیل کر رہی ہوتی ۔ البتہ مقامی قیادت میں چلنے والے رد عمل تک براہ راست پہنچنے کے مواقع زیادہ تر ضائع کیے جا رہے ہیں اور بہت سی مقامی تنظیمیں جن سے ہم نے رابطہ کیا اور جو فوری اور "موقع پر" سیلاب سے متاثرہ افراد کو مدد فراہم کر رہی ہیں, کو معمولی اضافی امداد ملی ہے۔

رد عمل سے انسانی امدادی بحران میں بین الاقوامی مالیاتی اداروں کی بڑھتی ہوئی اہمیت کا احساس ہوتا ہے، خصوصاً اوسط آمدنی والے ممالک میں ۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، عالمی بینک نے موجودہ قرضوں کے مقاصد دوبارہ مرتب دینے میں بڑی متاثر کن لچک کا مظاہرہ کیا تاکہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP کے ذریعے فوری نقد رقم سے رد عمل دیا جا سکے۔ بعد از آفت ضروریات کے تعین کے آغاز سے اور اندازاً 16 ارب امریکی ڈالر کا بحالی کی ضروریات کے ساتھ تقاضا ہے کہ توجہ بڑے پیمانے پر معاونت کی ضرورت، آئی ایم ایف شرائط کے مناسب ہونے اور سیلاب سے بحال ہونے اور تعمیر نو کے لئے آسان قرضوں کی کی مبزول کی جائے۔

پرجوش اور مؤثر مقامی اقدام کے ساتھ حکومت کی زیر قیادت ردعمل میں بین الاقوامی مالیاتی اداروں کا تعاون ایسے حالات میں اقوام متحدہ اور معیاری انسانی امدادی ماڈل کے کردار پر بڑے پالیسی سوالات اٹھاتا ہے۔ فعال عملی اداروں کی عدم موجودگی میں بین الاقوامی انسانی نظام کسی بڑے رد عمل کے لئے تیار ہے۔ پاکستان میں مالیاتی اور تکنیکی تعاون اور ترسیل کی صلاحیت میں موجود رخنے بھرنے اور اس کی صلاحیت بڑھانے کی ضرورت ہے۔ 2022 کے سیلاب کی صورت میں زیادہ تر مالیاتی امداد بین الاقوامی مالیاتی اداروں اور دیگر ذرائع سے دی جا رہی ہے جنہوں نے انٹر ایجنسی سٹینڈنگ کمیٹی (IASC) اور اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کا کردار بہت مختصر کر دیا ہے۔ حکمت عملی کے طور پر اگلے تین ماہ میں یہ کردار سمجھنے اور باقی شدید ضروریات کی شناخت کرنے اور انہیں پورا کرنے پر توجہ ہونی چاہیے۔ بین الاقوامی این جی اوز NGOs کے لئے تصویر

[۳۷] صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی بلوچستان ۔ (۲۰۲۲). *Rapid needs assessment report 2022. Monsoon floods. Balochistan, Pakistan.* https://reliefweb.int/report/pakistan/rapid-needs-assessment-report-2022-monsoon-floods-balochistan-pakistan-august-2022-0

یکساں ہے۔ زیادہ سے زیادہ بہترین کردار جو وہ ادا کر سکتی ہیں یہ ہے کہ جہاں ضرورت ہو قومی سول سوسائٹی آرگنائزیشنز کو مالی اور تکنیکی مہارت سے تعاون فراہم کریں۔ لیکن تکنیکی مدد پر مرکوز، رخنے بھرنے اور زیادہ تر مقامی امدادی کارکنان کی طرف رخ کیے ہوئے یہ محدود کردار اس سے کہیں زیادہ فیاض مالیاتی امداد کا تقاضا کرتا ہے، جو فراہم کی گئی ہے۔

جہاں موجودہ عالمی بینک کے قرضوں کو لچک دار انداز سے طے کرنے کی ابتدائی مدد سے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP کے ذریعے بر وقت مالی رد عمل دینا ممکن ہوا، وہیں اس پالیسی پر کچھ سوال بھی پیدا ہوتے ہیں۔ واضح ہے کہ رد عمل کے ایسے شعبے ہیں جن میں حکومت کے مختلف شعبے بہت با صلاحیت ہیں: فوج نے تلاش، بچاؤ اور ہنگامی اور عارضی طور پر بنیادی ڈھانچے کی مرمت کرنے کے لئے ترسیل میں اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کیا؛ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام BISP نے رقوم منتقلی میں اپنی صلاحیتیں دکھائیں؛ وزارت زراعت نے زرعی ضروریات میں اپنی تفصیلی سوج بوجھ دکھائی؛ اور بلدیاتی آبی حکام نے شہری نظاموں کو دوبارہ کار آمد بنانے میں اپنی ہنگامی مرمت کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ۔ البتہ اس کا انحصار حکومت کے ساتھ شان دار داخلی رابطے پر ہے اور انسانی فلاح و بہبود کے ردعمل کے بعض شعبے جیسے حفاظت اور صنف نسبتاً نظر انداز ہو سکتے ہیں۔ یہ حکومت اور سول سوسائٹی کی تکنیکی شعبوں، رخنے بھرنے، نظر انداز کیے گئے شعبوں اور اخراج اور احتساب کے مسائل سے نپٹنے میں مدد کر رہے ہیں، جہاں ان کی صلاحیتیں کم طاقت ور ہیں، اور جہاں بین الاقوامی انسانی فلاحی مددگار زیادہ سے زیادہ قدر کا اضافہ کر سکتے ہیں۔

تشویشات ہیں کہ تکنیکی شعبوں جیسے صحت کی نگہداشت اور رد عمل میں زیادہ کچھ کیا جا سکتا تھا ۔ اقوام متحدہ نے 2010 کے سیلابوں میں، اور حال ہی میں کووڈ-19 کی وبا کے دوران اپنا کردار نبھایا، عالمی ادارہ صحت WHO وزارت صحت کو نگہداشت کے نظاموں میں تکنیکی تعاون فراہم کر رہا تھا ۔ کمزوری کی بہتر سوجھ بوجھ اور اس علم کا ہدفی نظام کو صاف کرنے میں استعمال واضح طور پر ایک اہم قدم ہے جس نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے لوگوں سے واضح رد عمل دیا ہے۔ 2010 کے رد عمل سے موازنہ کرتے ہوئے انٹرویو دینے والوں نے عملی سطح پر رابطوں میں کمی اور مقامی اور شعبہ کی سطح پر رابطوں میں عالمی تعاون کے فقدان کی بھی نشان دہی کی ۔

وسطی دور میں البتہ بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے تعاون کے دیگر پہلو ہیں جن پر حکومت اور عطیہ کنندگان کو سنجیدگی سے سوچ بچار کرنے کی ضرورت ہے ۔ ترقیاتی وسائل بنیادی طور پر منافع بخش سرمایہ کاریوں کے لیے ہیں – آفات پر رد عمل دینے کے لئے قرض لینے کا مطلب (یہاں تک رعایتی شرطوں پر) شدید سمجھوتہ ہے ۔ موسمیاتی تبدیلیاں ان آفات کے تعدد میں شدت لانے کو تیار ہیں اور عطیہ کنندگان ممالک بظاہر ماضی کی طرح بڑے پیمانے پر عطیات دینے کو تیار نظر نہیں آ رہے، تو پھر کیسے اس وسطی دور کے ایسے ماڈل کے اثرات کم کیے جا سکتے ہیں؟ ضرورت ہے کہ حکومت اور سول سوسائٹی دونوں میں اچھی طرح وسائل سے لیس آفت پر رد عمل کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ خطرے سے آگاہ ترقیاتی کام پاکستان کی قومی ترقیاتی منصوبہ بندی کا مرکزی حصہ ہو۔ ایشیائی ترقیاتی بینک نے ملک کے ساتھ اپنی شراکت کی حکمت عملی میں تحریر کیا ہے کہ ”پاکستان نے موسم سے مطابقت کے لئے اپنی سرمایہ کارانہ ضروریات کا تخمینہ 7 بلین ڈالر – 14 بلین ڈالر سالانہ لگا یا ہے لیکن آفت سے نپٹنے اور اس کا سامنا کرنے کے لئے اس کی صلاحیت ناکافی رہی ہے“۔ [38]

[38] ADB. (2020). *Pakistan, 2021–2025—Lifting growth, building resilience, increasing competitiveness.* Country partnership strategy. https://www.adb.org/documents/pakistan-country-partnership-strategy-2021-2025

آئندہ کی امیدیں - بحالی کے مسائل اور عمل کے شعبہ جات

اس حوصلہ افزا مشق کی کچھ مثالیں سیلاب پر ردعمل سے پھوٹ رہی ہیں۔ پاکستان میں سول سوسائٹی کا وقتی پرجوش رد عمل، جس کی پیمائش نہیں کی جا سکتی، لوگوں تک پہنچنے میں بہت اہم رہا ہے۔ آفت کے لئے پیشگی تیاری کے فریم ورک معاہدوں اور سرمایہ کاریوں نے کچھ قومی اور بین الاقوامی این جی اوز NGOs کو جلد رد عمل دینے میں مدد دی ۔ جھٹکے پر ردعمل دینے والے سماجی تحفظ کی لوگوں کو بڑے پیمانے پر مدد دینے کی قدر کا مظاہرہ ۲,۷ ملین گھرانوں کو ہنگامی نقد ادائیگی کی فوری سہولت کی فراہمی سے ہوا ۔ لیکن ادائیگیوں کے تازہ سیلاب سے متاثرہ افراد تک نہ پہنچنے اور ایک بار ادائیگی تک محدود ہونے سے یہ بات نظر انداز ہو گئی کہ سماجی تحفظ کے نظام کو مستقبل میں جھٹکوں پر مؤثر رد عمل دینے والا بنانے کے لئے کتنا کچھ کرنا باقی ہے۔ اسی دوران، رد عمل کے لئے پاکستان آنے والے انسانی فلاح و بہبود کے وسائل کا ناکافی ہونا اور قرض پر مبنی مالی معاونت پر انحصار، ملک پر مالی اور سیاسی بوجھ بڑھائے گا۔ اسے تسلیم کرتے ہوئے عالمی مالی امدادی مددگاروں کو سنجیدگی سے قرض کے ہنگامی ذرائع کا سوچنا چاہیے، جیسے "مؤخر کرنے کے ضابطے" کی تجویز جو حال ہی میں سنٹر فار ڈیزاسٹر پروٹیکشن نے دی ہے، تاکہ مقروض ممالک کو قرضوں کی ادائیگی کے لئے کوئی رعایتی وقت مل جائے جس سے وہ اس رقم کو آفت میں تعاون کی مد میں لگا سکیں۔[۳۹]

جیسے ہی سیلابی پانی اتر رہا ہے تو خطرہ ہے کہ صورت حال خبروں سے غائب ہونی شروع ہو جائے گی اور جاری امدادی و بحالی ضروریات کے لئے درکار وسائل یا توجہ نہیں مل پائے گی ۔ آئندہ ۱۲-۶ ماہ میں سیلاب سے متاثرہ افراد کو ناکافی پناہ، بنیادی خدمات میں تعطل، روزگار و تعلیم، قرض کی بلند سطحوں اور بیماریوں کے ممکنہ نئے پھیلاؤ کا سامنا ہو گا۔ حتیٰ کہ جس اقلیتی تعداد نے ہنگامی امداد وصول بھی کی ہے ان کی بھی نقدی خرچ ہو گئی ہے اور آئندہ مالی امداد بھی غیر یقینی ہے ۔

بعد از آفت ضروریات کے تعین کے اجراء سے بحالی کی ضروریات کا حجم اب بالکل واضح ہے اور ابتدائی رد عمل کی طرح اس کے لئے حکومت اور سول سوسائٹی کے ساتھ ساتھ انسانی فلاح و بہبود اور ترقی کے کارکنان سمیت تمام سطحوں پر مربوط کوششوں کی ضرورت ہو گی۔ بعد از آفت ضروریات کے تعین کی کافی زیادہ توجہ بنیادی ڈھانچے اور نقصان پر ہے اور اسے جاری انسانی فلاح و بہبود اور بنیادی سماجی ضروریات پر توجہ کے ساتھ مکمل کیے جانے کی ضرورت ہو گی۔ ترقیاتی کارکنان اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے پیچھے جانے یا اپنے معیاری رد عمل کے ایک صغیر ورژن پر کام کرنے کی بجائے انسانی امداد کے شعبے کو پاکستان کی ضروریات میں تعاون کے لئے ایک نیا ماڈل تشکیل دینا چاہیے – ایک ایسا ماڈل جو مستقبل میں متوسط آمدنی والے اور قدرتی آفات سے متاثر دیگر ممالک میں دہرایا جا سکے ۔

[39] Talbot, T. (2022, 28 September). *Prime time for the pause clause? Making climate resilient debt work.* Centre for Disaster Protection. https://www.disasterprotection.org/blogs/prime-time-for-the-pause-clause-making-climate-resilient-debt-work

انسانی فلاحی مددگار

قومی اور مقامی مدد گاروں کو براہ راست مالی معاونت اور ان کے ساتھ تکنیکی تعاون پر زور دیا جائے

اقوام متحدہ کی ایجنسیاں اور بین الاقوامی این جی اوز جن کا ملک کے اندر کوئی فعال نقش قدم نہیں یا بڑے پیمانے پر براہ راست رد عمل کی صلاحیت نہیں رکھتیں، انہیں اپنے ذرائع کی منصوبہ بندی قومی، صوبائی و ضلعی ڈیزاسٹر مینیجمنٹ حکام اور سول سوسائٹی کے اداروں کے ذریعے کرنی چاہیے۔ براہ راست مالی عطیے، ساز و سامان اور حکومت اور سول سوسائٹی کے اداروں میں تکنیکی اور رابطہ سازی کے ماہر عملے کی شکل میں امداد سے، بین الاقوامی پروگراموں کی موجودگی سے زیادہ حکومت کی زیر قیادت ردعمل کی قدر میں اضافہ ہو گا۔

اسے ممکن بنانے کے لئے حکومت پاکستان کو غیر ملکی ویزوں پر پابندیاں کم کرنی ہوں گی۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ بین الاقوامی عطیات دہندگان کو پاکستان میں اپنی انسانی فلاح و بہبود کا حجم بڑھانا ہو گا (اور اپنی موجودہ اپیل، جو مئی ۲۰۲۳ میں ختم ہو رہی ہے، کو توسیع دینی ہو گی) جب کہ اس کے ساتھ ساتھ امداد کو "جس قدر براہ راست ممکن ہو" قومی و مقامی کارکنان تک پہنچانے کے اپنے گرینڈ بارگین کے عزم پر پورا اترنے کی طرف مزید با معنی کوششیں کرتے رہنا چاہیے ۔

حکومتی کارکنان اور بین الاقوامی مالیاتی ادارہ IFI

ماحول سے متعلقہ اور پیشگی عطیات کے نظامات، جھٹکے پر ردعمل دینے والے حفاظتی جال اور مقامی سطح پر تیاری اور رد عمل کی صلاحیتوں کی تشکیل شروع کریں۔

ایک وضح معاملہ ہے، ضرورت کا درجہ اور عالمی ماحولیاتی انصاف، مالی معاونت پر مبنی فیاضانہ ردعمل، اور امیر ملکوں کے لئے ماحولیاتی تبدیلیوں سے ہونے والے نقصانات کی جزوی ادائیگی کرنے کا۔ ردعمل کو ماحول سے متعلقہ اور دیگر غیر انسان دوست مالیاتی وسائل کا نقشہ کھینچنے کے قابل ہو ۔ جب آفات کی پیش گوئی ممکن ہو تو، تحریک پر مبنی پیشگی رقم اکٹھی کرنے کا نظام اس وقت ایک مفید ٹول ہو سکتا ہے، جب تک متحرکات کو مربوط کرنے کا خیال رکھا جائے گا وہ معقول حد تک حساس اور لچک دار رہیں ۔ نقد ادائیگی کا طریقہ (سماجی تحفظ کے جال) رد عمل کی پہلی اہم صف ہو سکتی ہے اور آفات کے لیے تیاری کے منصوبوں میں پیشگی عارضی اندراج شامل ہو سکتا ہے جو تیز تر توسیع (مزید وصول کنندگان) اور ان ذرائع کی سلسلوں میں تازہ وسائل شامل کیے جا سکیں ہو تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں سے بہتر فائدہ اٹھائیں ۔

پالیسی فریم ورکس، رابطے کے طریقوں اور کسی خاص مقام اور بلدیاتی سطح پر توجہ کے ساتھ ساتھ خطرے میں تخفیف اور رد عمل کو مضبوط کرنے کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے اضافی کوششیں بھی درکار ہیں ۔ ان کوششوں کی توجہ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ میں مقامی اور کمیونٹی پر مبنی اقدامات اور سرمایہ کاریوں کو مضبوط بنانے اور سول سوسائٹی کی قوت سے مزید فائدہ اٹھانے پر ہونی چاہیے۔ ایک حالیہ اداریے میں پاکستانی تحقیقاتی ادارے ایس ڈی پی آئی (اس جائزے میں حصہ ڈالنے والے) نے ضلعی سطح پر بحالی کے منصوبوں کا مطالبہ کیا ہے تاکہ آفت زدہ ۹۴ اضلاع میں منفرد مضبوطی، قوت اور کمزوریوں پر قابو پایا جا سکے۔[٤٠]

اسی دوران پاکستان میں سیلاب کے بحران کے لئے مالی معاونت پر مبنی انسانی ہمدردی کی غیر متناسب نچلی سطحوں پر روانی پر جائز تنقید ہو رہی ہے۔ اس حوالے سے انسانی فلاح و بہبود کے کارکن، انسان دوستی کے اثرات کے پہلو سے ماحولیاتی انصاف کی وکالت کرنے میں مفید انداز سے اپنے کردار کی کھوج لگا سکتے تھے؛ اور تنقیدی نگاہ سے ایسے اسباق مرتب کریں گے جو حقیقتاً ماحول کی وجہ سے آنے والی مماثل آفات میں سے ایک ہوں۔

[٤٠] Suleri, A.Q. (2022, 16 October). *Guest editorial: Assessing post flood scenarios.* Pakistan News. https://www.thenews.com.pk/tns/detail/999919-guest-editorial-assessing-post-flood-scenarios

حوالہ جات

Ageing & Disability Task Force (ADTF). (2022). *ADTF (Ageing & Disability Task Force) supporting floods response in Pakistan.* https://reliefweb.int/report/pakistan/adtf-ageing-disability-task-force-supporting-floods-response-pakistan

Asian Development Bank (ADB). (2020). *Pakistan, 2021–2025—Lifting growth, building resilience, increasing competitiveness.* Country partnership strategy. https://www.adb.org/documents/pakistan-country-partnership-strategy-2021-2025

Bhargava. A., Scarr, S., Kiyada, S., Chowdhury, J. and Katakam, A. (2022). *Submerged cities*۔ Reuters. https://graphics.reuters.com/PAKISTAN-WEATHER/FLOODS/zgvomodervd/

Eckstein, D., Künzel, V., and Schäfer, L. (2021). عالمی آب و ہوا کا خطرہ اشاریہ 2021۔ شدید موسمی واقعات سے کون سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے؟ معلوماتی کاغذ ۔ Germanwatch. https://www.germanwatch.org/en/19777.

Government of Pakistan, Asian Development Bank (ADB), European Union (EU), United Nations Development Programme (UNDP), and World Bank. (2022). *Pakistan floods 2022. Post-disaster needs assessment.* https://www.undp.org/pakistan/publications/pakistan-floods-2022-post-disaster-needs-assessment-pdna-main-report

Government of Sindh Provincial Disaster Management Authority Rehabilitation Department. (2022, 31 October). *Daily situation report.* https://www.pdma.gos.pk/new/Docs/SITREP_30-10-2022.pdf

HelpAge. (2022). *Pakistan floods: Rapid needs assessment of older people.*https://www.helpage.org/silo/files/pakistan-floods--rapid-needs-assessment-of-older-people-24-oct.pdf

Hövelmann, S. (2020). پاکستان میں ٹرپل نیکسس . حکومتی بیانیہ کی پذیرائی کرنا یا آزاد انسانی فلاح و بہبود کو فعال کرنا؟ سینٹر فار ہیومینٹیرین ایکشن. https://www.chaberlin.org/wp-content/uploads/2020/10/2020-09-triple-nexus-pakistan-hoevelmann-en-online.pdf

Inayatullah, C. (2020). Performance Evaluation of the Community Based Disaster Risk Management Component of the BDRP Phase II. Ace Worldwide Action for Revitalizing Sustainable Development, Islamabad, https://reliefweb.int/report/pakistan/building-disaster-resilience-pakistan-bdrp-community-based-disaster-risk-management

Khalid, F., Raza, W., Hotchkiss, D.R., and Soelaeman, R. H. (2021). *Health services utilisation and out-of-pocket (OOP) expenditures in public and private facilities in Pakistan: An empirical analysis of the 2013-14 OOP health expenditure survey. BMC Health Services Research 21, 178.* https://doi.org/10.1186/s12913-021-06170-4

Khan, A. and Qidwai, K. (2021). *Donor action in Pakistan*: سی ڈی آئی پی اور آواز کے تقابلی کیس کا مطالعہ ۔ *IDS Working Paper 541.* https://doi.org/10.19088/IDS.2021.025

Levine, S. and Sida, L. (2019). *Multi-year humanitarian funding in Pakistan. HPG report.* https://cdn.odi.org/media/documents/Multi-year_humanitarian_funding_in_Pakistan.pdf

Magramo, K. (2022، 2 ستمبر)۔ پاکستان کا ایک تہائی حصہ تاریخ کے بدترین سیلاب کے دوران زیرِ آب ہے۔ یہاں ہے وہ جس کو جاننا آپ کے لیے ضروری ہے۔ *CNN*. https://www.cnn.com/2022/09/02/asia/pakistan-floods-climate-explainer-intl-hnk/index.html

Mohmand, S. K. (2019). *The implications of closing civic space for sustainable development in Pakistan. IDS Working Paper 521.* https://www.ids.ac.uk/publications/the-implications-of-closing-civic-space-for-sustainable-development-in-pakistan/

Office for the Coordination of Humanitarian Affairs (OCHA). (2010). *Pakistan floods emergency response plan, revision, September 2010.* https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-floods-emergency-response-plan-revision-september-2010

OCHA۔ (2022a). *Revised 2022 floods response plan Pakistan. 1) ستمبر 2022–31 مئی 2023 (جاری شدہ 4 اکتوبر 2022)*۔ https://reliefweb.int/report/pakistan/revised-pakistan-2022-floods-response-plan-01-sep-2022-31-may-2023-issued-04-oct-2022

OCHA2022) ۔b). *Pakistan: 2022 monsoon floods. Situation report No. 8, 30 September 2022.* https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-2022-monsoon-floods-situation-report-no-8-30-september-2022

OCHA2022) ۔c). *Pakistan: 2022 monsoon floods. Situation report No. 9, 14 October 2022.* https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-2022-monsoon-floods-situation-report-no-9-14-october-2022

OCHA2022) ۔d). *2022 floods response plan. Pakistan. 1 September 2022–28 February 2023 (issued 30 August).* https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-2022-floods-response-plan-01-sep-2022-28-feb-2023-issued-30-aug-2022

Otto, F. et al. (2022). *Climate change likely increased extreme monsoon rainfall, flooding highly vulnerable communities in Pakistan, World Weather Attribution.* https://www.worldweatherattribution.org/wp-content/uploads/Pakistan-floods-scientific-report.pdf

Pakistan Today. (2022, 25 October). *BISP says it disbursed 97 percent of flood relief cash assistance among affectees.* https://www.pakistantoday.com.pk/2022/10/25/bisp-says-it-disbursed-97-percent-of-flood-relief-cash-assistance-among-affectees/

Parbhu, M. (2022, 23 September). *Pakistan's flood crisis is particularly tough on poor women. Here's why. VaccinesWork, Gavi.* https://www.gavi.org/vaccineswork/pakistans-flood-crisis-particularly-tough-poor-women-heres-why

Provincial disaster management authorities of Khyber Pakhtunkhwa, Punjab, and Sindh. (2022). پاکستان. *2022 multi-sector rapid needs assessment in flood-affected areas of Khyber Pakhtunkhwa, Punjab and Sindh.* https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-2022-multi-sector-rapid-needs-assessment-flood-affected-areas-khyber-pakhtunkhwa-punjab-and-sindh-september-2022

Provincial Disaster Management Authority Balochistan. (2022). *Rapid needs assessment report 2022. Monsoon floods. Balochistan, Pakistan.* https://reliefweb.int/report/pakistan/rapid-needs-assessment-report-2022-monsoon-floods-balochistan-pakistan-august-2022-0

Rashid, A., Sarfraz, H., and Naeem, M. (2022). آفات سے نمٹنا: *2010* کے سیلاب سے سیکھنا ۔ https://tabadlab.com/dealing-with-disaster-learning-from-2010-floods *TabadLab.*/

Redaelli, S., Mohib, A.S., Aslam, Z., Varela, G.J., Nasir, J.L, Mohammad, B.G., and Economou, P. (2020). *Islamic Republic of Pakistan: Levelling the playing field. Systematic country diagnostic. World Bank.* https://openknowledge.worldbank.org/bitstream/handle/10986/34549/Pakistan-Systematic-Country-Diagnostic-Leveling-the-Playing-Field.pdf?sequence=4

Reuters. (2018، 4 دسمبر)۔ https://www.reuters.com/article/uk-pakistan-ngos-idAFKBN1O318Y *Pakistan's aid group clampdown could hit 11 million people, diplomats say.*

Suleri, A.Q. (2022, 16 October). *Guest editorial: Assessing post flood scenarios. Pakistan News.* https://www.thenews.com.pk/tns/detail/999919-guest-editorial-assessing-post-flood-scenarios

Talbot, T. (2022, 28 September). *Prime time for the pause clause? Making climate resilient debt work. Centre for Disaster Protection.* https://www.disasterprotection.org/blogs/prime-time-for-the-pause-clause-making-climate-resilient-debt-work

UN Financial Tracking Service. (FTS). (2022). *Financial Tracking Service. Retrieved 29 October 2022 from:* https://fts.unocha.org/

UNHCR. (2022). *Pakistan flood response. UNHCR supplementary appeal.* https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-flood-response-unhcr-supplementary-appeal-september-2022-december-2023

World Bank. (2022). پاکستان میں عالمی بینک ۔ https://www.worldbank.org/en/country/pakistan/overview#3 *Overview.*

World Health Organization (WHO). (2022). *Pakistan floods situation report.* Issue 2, 14 October 2022. https://www.who.int/publications/m/item/pakistan-floods-situation-report-issue--2---14-october-2022

نظرثانی شدہ دیگر مواد

GLOW Consultants. (2022). Closing the loop: Pakistan flood emergency *(Sept 2022).* https://www.linkedin.com/feed/update/urn:li:activity:6974219325867982848/

International Federation of Red Cross and Red Crescent Societies (IFRC). (2022). *Pakistan, Asia Pacific. Monsoon floods.* Emergency appeal no. MDRPK023. https://reliefweb.int/report/pakistan/pakistan-asia-pacific-monsoon-floods-emergency-appeal-no-mdrpk023

International Monetary Fund (IMF). (2022). *Pakistan seventh and eighth reviews under the extended arrangement under the extended fund facility, requests for waivers of non-observance of performance criteria and for extension, augmentation and rephasing of access - press release, staff report, staff statement and statement by the executive director for Pakistan.* https://www.imf.org/en/Publications/CR/Issues/2022/09/01/Pakistan-Seventh-and-Eighth-Reviews-of-the-Extended-Arrangement-under-the-Extended-Fund-522800

Islamic Relief Pakistan. (2022a). *Rapid need assessment. Flood emergency - Balochistan, Sind & KP (27th Sep 2022).* https://reliefweb.int/report/pakistan/rapid-need-assessment-flood-emergency-balochistan-sind-kp-27th-sep-2022

Islamic Relief Pakistan. (2022b). *Emergency response plan (Pakistan monsoon floods - 2022).* https://reliefweb.int/report/pakistan/islamic-relief-pakistan-irp-emergency-response-plan-pakistan-monsoon-floods-2022-date-created-29-july-2022-date-last-update-07-september-2022

National Disaster Management Authority (NDMA). (n.d.). *Pakistan 2010 flood relief – learning from experience.* https://www.alnap.org/system/files/content/resource/files/main/pakistan-2010-flood-relief-learning-from-experience.pdf

NDMA. (2022). *National monsoon contingency plan-2022.* http://cms.ndma.gov.pk/plans

Naveed, A., Umer, M., Ehsan, M., Ayyan, M., Shahid, A., Zahid, A., Essar, M.Y., and Cheema, H.A. (2022). The cholera outbreak in Lahore, Pakistan: challenges, efforts and recommendations. *Tropical Medicine and Health,* 50(1):62. https://doi.org/10.1186/s41182-022-00458-9

Siddiqui, Z. (2022). Pakistan floods pose urgent questions over preparedness and climate reparations, https://www.thenewhumanitarian.org/news-feature/2022/09/05/Pakistan-floods-urgent-questions-climate-crisis

World Bank. (2022). *Pakistan development update. Inflation and the poor.* https://thedocs.worldbank.org/en/doc/51427702c05371f59848a74a2d66ba87-0310062022/original/PDU-October-2022-Report-Web.pdf

World Food Programme (WFP). (2022, 9 September). *WFP steps up relief and recovery assistance for communities affected by devastating floods in Pakistan.* https://www.wfp.org/news/wfp-steps-relief-and-recovery-assistance-communities-affected-devastating-floods-pakistan

جن لوگوں سے انٹرویو لیا گیا

[نوٹ: اس فہرست میں پسِ پردہ کی گئی مشاورتیں شامل نہیں ۔]

ہمدان علی عباسی، اسسٹنٹ مینجر، مٹھانی ویمن ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن

مختیار عباسی، صدر، عوامی پریس کلب وارہ

جام عدنان، مینجر صوبہ سندھ، ہیومن اپیل انٹرنیشنل

انجم انور، سربراہ، ایسوسی ایشن فار ری ہیبلیٹیشن فار فزیکلی ڈس ایبلڈ (ARDP)

محمد اجمل، سی ای او، نہار کنگ ویلفیئر آرگنائزیشن (این کے ڈبلیو او)

امجد علی، سربراہ رائٹس، ریزیلینس اینڈ رسپانس، آکسفیم

اسد علی جتوئی، مینجر، سندھ رورل سپورٹ آرگنائزیشن، قمبر، شہداد کوٹ

بابر علی، ہیومینیٹیرین مینجر، مسلم ایڈ

محمد احمد، چیئرپرسن، نیشنل ہیومینٹیرین نیٹ ورک اینڈ آئیڈیا (IDEA)

جینیفر اینکرام خان، ملکی ڈائریکٹر، ایکشن کنٹرا لا فائم اے سی ایف

شاہدہ عارف، علاقائی نمائندہ، ایشیا پسیفک و مشرق وسطیٰ، NEAR

نوید اعوان، اسلامک ریلیف پاکستان (IRP)

میس بلخی، پروگرام مینجر، ہیومینیٹیرین پریکٹس، انٹرایکشن

کرسٹینا بینٹ، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، سٹارٹ نیٹ ورک

ڈاکٹر عاشق بھٹی، روشنی میڈیکل موبائل یونٹ بمقام خیمہ بستی ویگن

گدا حسین بھٹی، صدر، سوشل آرگنائزیشن فار جسٹس ہیومن رائٹس آبزرویشن

امامہ بنت، آکسفیم

علی مردان بروہی، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، کمیونٹی ڈویلپمنٹ نیٹ ورک (CDN)

ذوالفقار چانڈیو، صدر پریس کلب، وارہ

اخلاق احمد چانڈیو، صدر رہبر ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن، میرو خان، ضلع قمبر شہداد کوٹ

دیدار چلیانی چانڈیو، نمبردار گاؤں محمد قاسم چلیانی چانڈیو، ہمال یو سی

لوسی کولی، ٹیکنیکل ڈائریکٹر – پروگرام سپورٹ ACTED

نذیر احمد غازی، صدر GODH (ہیومن ڈویلپمنٹ کے لئے ایک نچلی سطح کی تنظیم)

خرم گوندل، ملکی ڈائریکٹر، سیو دی چلڈرن

جناب حمزہ، صدر پولیٹیکل ایڈمنسٹریشن فورم (PAF) تحت شعبہ پولیٹیکل سائنس، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

ظفر اقبال، سائبان کسان پارٹی (SKS)

محمد اسماعیل، ملکی نمائندہ، ICIMOD

گل نجم جامی، عالمی بینک

عارف جبار خان، ملکی ڈائریکٹر، واٹرایڈ

امجد ظفر خان، سینئر سوشل پروٹیکشن سپیشلسٹ، عالمی بینک

گل ولی خان، ایمرجنسی کوآرڈینیٹر/ایکٹنگ ہیڈ برائے پروگرامز، کیتھولک ریلیف سروسز (CRS) پاکستان

لبنیٰ جاوید، پاکستان پروگرام ڈائریکٹر، مرسی کور

جناب اسد اللہ خان، جعفر آباد بلوچستان سے انفرادی ہیومینیٹیرین ورکر جن سے مقامی اور قومی خیراتی ادارے/این جی اوز تعاون کرتی ہیں

برکت علی خان، پاکستان ہیومینیٹیرین ٹیم، آکسفیم

شیرزادہ خان، پروگرام ڈائریکٹر، کنسرن ورلڈ وائڈ

سبطین خان، سی ای او، سنگتانی ویمن رورل ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن (SWRDO)

سارہ لمزڈان، ہیومینیٹیرین ایڈوائزر، فارن، کامن ویلتھ اینڈ ڈویلپمنٹ آفس (FCDO)

لالا مقبول مشوری، صدر، غازی سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن

بابر علی میمن، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، سنٹر فار سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ سوسائٹی، قمبر شہداد کوٹ

حسین بخش میمن، صدر، کائنات ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن (KDA)، میرو خان، ضلع قمبر شہداد کوٹ

جو موئیر، ڈویلپمنٹ ڈائریکٹر برائے برطانوی ہائی کمیشن اسلام آباد

نصرت نصب، آغا خان ایجنسی فار ہیبیٹیٹ (AKAH)

فیلیکس اومونو، ہیڈ آف آفس، اقوام متحدہ کا رابطہ دفتر برائے انسانی امور

فلیپو اورٹولانی، ڈائریکٹوریٹ-جنرل برائے یورپین سول پروٹیکشن اینڈ ہیومینیٹیرین ایڈ آپریشنز (ECHO)

غفار پارس، ڈپٹی پروگرام مینجر، مانیٹرنگ، ایویلیوایشن اینڈ ریسرچ، نیشنل رورل سپورٹ پروگرام (NRSP)

محبوب رضا، سینیئر آفیسر، دوآبہ فاؤنڈیشن

نجیب رفیق، ہیڈ راجن پور آفس، سپیشل ٹیلنٹ ایکسچینج پروگرام (STEP)

رسپانس مینجمنٹ ٹیم نمائندگان برائے یو ایس ایڈ / بیورو فار ہیومینیٹیرین اسسٹنس (BHA)

برانوائن رسل، ایڈوائزر احتساب برائے متاثرہ افراد، OCHA، علاقائی دفتر، بینکاک

کیا ساہا چودھری، انٹرنیشنل کونسل آف وولنٹری ایجنسیز (ICVA)

میو ساٹو، نمائندہ، عالمی تنظیم برائے ہجرت IOM

احمد سیلرو، صدر، سندھو سوشل ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن

محمد سیلرو، صدر، بتول ویلفیئر ایسوسی ایشن شہداد کوٹ

سید شاہ نواز، ملکی ڈائریکٹر، آکسفیم

محمد شیخ، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، جگارتا ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن آف ہیومن آرگنائزیشن

آصف شیرازی، ملکی ڈائریکٹر، اسلامک ریلیف

کمال الدین، سی ای او برائے مہناز فاطمہ فاؤنڈیشن

زین العابدین، ڈپٹی ڈائریکٹر برائے پروگرامز، IRC

شمس الحق، پروگرام مینجر، ڈیزاسٹر سیکشن، پاکستان ہلال احمر (PRC)

جیریمی ویلرڈ، ہیڈ آف کوآرڈینیشن/ریجنل نمائندہ، ICVA

نوریکو یوشیدا، نمائندہ، اقوام متحدہ کا ہائی کمشنر برائے پناہ گزین UNHCR

ندیم یوسف، نیشنل کوآرڈینیٹر، کیریٹس

پاکستان میں سیلاب:
انسانی ہمدردی کے کردار پر دوبارہ غور

تصویر ارسلان بریجو، سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ (SDPI)

United Kingdom Humanitarian Innovation Hub

UKaid from the British people

SDPI Sustainable Development Policy Institute

Humanitarian Outcomes